جلاء العینین

جسمین محققانہ طور پر نہایت پر زور تقریر مین مسئلہ ترک رفع الیدین ثابت کیا گیا ہی

مع

الدرۃ الغرۃ فی وضع الیدین علی الصدر و تحت السرۃ

و

تبیان التحقیق فیما یتعلق بالتعلیق

مؤلفہ

علامہ کامل الفن جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب شوق محدث نیموی عظیم آبادی

حسب فرمایش

مجمع اخلاق صوری و معنوی جناب منشی محمد ظہور احسن صاحب نیموی

باہتمام

خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک قومی پریس و مہتمم پیام یار

قومی پریس لکھنؤ مین چھپی

قیمت فی جلد ۴ر

آثار السنن

آج کل ملک کو سخت ضرورت ہو کہ حدیث شریف مین کوئی ایسی کتاب قابل درس
تالیف کیجائے جسمین مختلف کتب احادیث سے وہ صحیح حدیثین جمع کیجائین جو بیشتر
صحیح اور مذہب حنفی کی موئد ہون - حضرات محدثین بہت کچھ تالیف کر گئے
مگر افسوس اس قسم کی کتاب کی طرف کسی نے توجہ نہین کی - اگرچہ یہ
کام سخت اہم ہو - مگر فقیر نے متوکلاً علی اللہ آثار السنن نام ایک کتاب
لکھنا شروع کی ہو - جسکے ساتھ ہی عربی مین ایک عمدہ شرح بھی لکھی جاتی ہے -
جسکا نام **التعلیق الحسن علے آثار السنن** رکھا گیا ہو - **کتاب الطہارۃ**
ختم ہو گئی - **کتاب الصلوٰۃ** بھی قریب الاختتام ہے - ہر حدیث کے آخر
مین بعد حوالہ مخرجین صحیح یا حسن - یا ضعیف ہونے کا بھی بیان ہے بلکہ حاشیہ
مین ضروری مباحث کے علاوہ اور محدثین کی تصحیح و تضعیف بھی اکثر
مواقع مین لکھی گئی ہے

ہندوستان کے نامی کتب خانون کے علاوہ انشاء اللہ تعالے - مصر
و روم - و حجاز کی قلمی کتابون سے بھی اسمین مدد لیجایگی چونکہ اکثر علما
کی راے ہے کہ یہ کتاب **نصاب تعلیم** مین داخل
کرلیجائے - اور اکثر شائقین کو کتاب الصلوٰۃ ہی کا
زیادہ اشتیاق ہے - لہذا قصد ہے کہ کتاب الصلوٰۃ ختم کرکے
جلد **اول** چھپوا دیجائے - جسکی قیمت فی جلد عہ قرار پائی
ہے -

جو صاحب قیمت پیشگی ادا فرمائین گے اونکو نصف قیمت پر
یہ کتاب ملیگی - کل امور جواب طلب کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ آنا چاہیے

المشتہر

خادم حدیث نبوی ابو الخیر محمد ظہیر احسن **شوق** نیموی - شہر پٹنہ - شاہ کی املی

قال رسول اللہ صلعم اسکنوا فی الصلوٰۃ
الحمدللہ والمنہ کہ رسالہ سراپا زیب و زین پسندیدہ کونین موسوم بہ
جلاء العین
فی
رفع الیدین
مولفہ علامہ زمن جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب محدث متخلص شوق نیموی
قومی پریس لکھنؤ میں چھپا
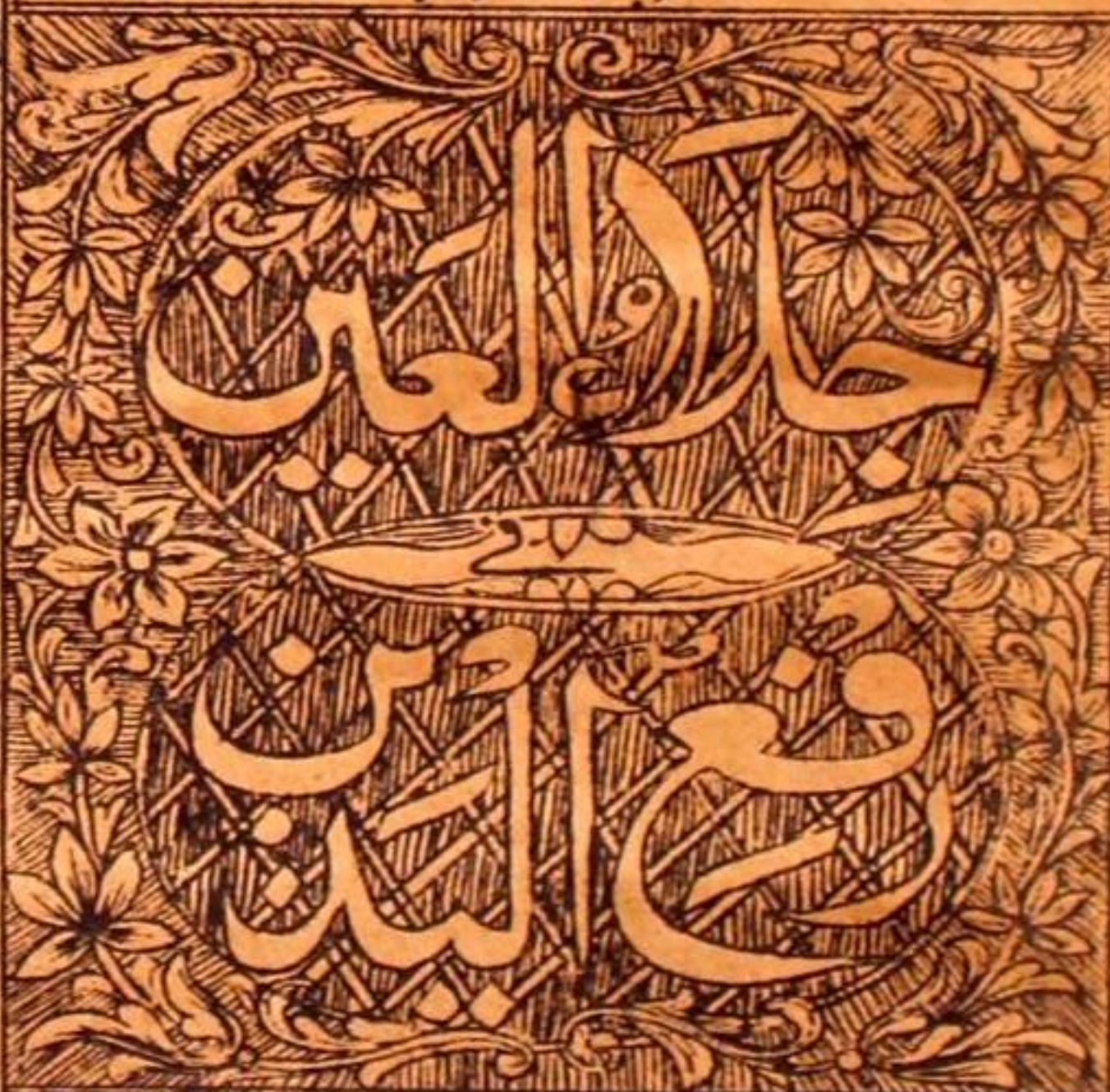
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ والمجتہدین والمحدثین الذین ہم ائمۃ الدین اما بعد خادم حدیث نبوی ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی حضرات ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہو کہ ہرچند آثار السنن ورانکی شرح موسوم بہ التعلیق الحسن علی آثار السنن کی تالیف کی وجہ سے مجھے اتنی مہلت کہان کہ کوئی رسالہ لکھون مگر چونکہ اکثر اوقات لوگ مسئلہ رفع الیدین کی نسبت مجھے لکھا کرتے ہین اور آج کل ایک صاحب نہایت مُصر ہین کہ یا تو اس بحث مین کوئی اُردو رسالہ لکھدون یا وہ احادیث و آثار جنپر مجھے اعتبار ہو لکھ بھیجون اور اختصار کے ساتھ اپنے خیالات اور وجوہ استدلال بھی قلمبند کردون ناچار اپنے اوقات عزیز مین سے کچھ تھوڑا سا وقت نکال کر یہ رسالہ لکھکے پیش کرتا ہون وما توفیقی الا باللہ

مقدمہ

کتب احادیث سے ظاہر ہی کہ ابتدا مین نماز کے متعلق بہتیری ایسی باتین تھین کہ پیشتر مروج تھین مگر رفتہ رفتہ متروک کردی گئین لوگ پہلے نماز مین آگے پیچھے کھڑے ہوجاتے تھے صف بندی کا اہتمام نہ تھا پھر اہتمام کیا گیا پہلے رکوع کرتے تو ہاتھون کو گھٹنون کے اندر کرلیتے پھر گھٹنون پر رکھنے کا حکم ہوا غرضکہ بہتیرے امور ہین کہ رفتہ رفتہ انمین اصلاح ہوئی اسمین شک نہین کہ رسول خدا صلعم نے

رفع یدین کیا ہو اور ضرور کیا ہو وہ ایک نہین بلکہ بیسیون روایتون سے ثابت ہو اور صرف یہی نہین کہ وقت
تحریمہ یا رکوع مین جانے یا سر اُٹھانے ہی کے وقت بلکہ صحیح روایت سے ثابت ہو کہ سجدون مین
بھی آپ نے رفع یدین کیا ہو تحریمہ والے رفع الیدین کا ترک تو کسی طرح ثابت نہین اور غالبًا کل مسلمان
متفق ہین کہ عند الافتتاح ہاتھ اُٹھانا چاہیے اِسمین کسی فرقے کو اختلاف نہین۔ اگر اختلاف ہو تو دوسرے
رفع یدین مین امام ابو حنیفہؒ اور بقول مشہور امام مالکؒ اِسطرف گئے کہ تحریمہ کے سوا رفع یدین مستحب
نہین اور مجوزین مین دو فرقے ہوے کچھ تھوڑے سے لوگ اسکے قائل ہوے کہ کل مواضع مذکورہ
مین یعنی سجود مین بھی رفع یدین کرنا مسنون ہو اور دوسرا فرقہ رفع یدین للسجود کے منسوخ ہونے کا
تو قائل ہوا مگر رکوع کے رفع یدین کے نسخ کا قائل نہوا چنانچہ امام شافعیؒ و احمدؒ وغیرہ اور آج کل کے وہ
حضرات جو پابند تقلید نہین اُنکا یہی مسلک ہو کہ سجدے کے سوا اور مواضع مین ہاتھ اُٹھانا چاہیے بلکہ
اکثر حضرات کے نزدیک مواضع ثلثہ کے علاوہ تشہد سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین مسنون ہو اب ایسے
معرکۃ الآرا مسئلے مین جسمین ایسے ایسے امام و محدثین مختلف ہین ہمین صحابہؓ کے افعال کی طرف رجوع کرنا
چاہیے اگر صحابہ کو بھی مختلف پائین تو خلفای اربعہؓ کو دیکھنا چاہیے کہ یہ مقدس حضرات جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسطرح نماز پڑھا کرتے تھے کیونکہ اور صحابہؓ تو ادھر ادھر بھی چلے گئے تھے مگر یہ لوگ
تا دم وصال نبوی حضوری مین رہے انکو رفع یدین کرنے اور نہ کرنے کا پورا حال معلوم ہوگا کیونکہ نماز
کچھ ایسی چیز نہین کہ احیانًا ادا کی جاتی ہو شب و روز مین پانچ وقت پڑھی جاتی ہو ان حضرات نے سیکڑون
دفعہ آنحضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہوگی اور چونکہ یہ حضرات عاشق سنت تھے اور خلیفہ رسول اللہ صلعم انکی
نمازین ضرور اُسی طرح ہوا کرتی ہونگی جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر عمر مین پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ ایک ایسی
عقلی بات ہو جس سے کوئی ایسا شخص جسکو صحابہؓ سے حسن عقیدت ہو انکار نہین کر سکتا پس بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلفای اربعہؓ سے باسناد صحیح رفع یدین ثابت ہو تو ہمین ضرور ماننا پڑیگا کہ آخر عمر مین
بھی آنحضرت رفع یدین کیا کرتے تھے اور منسوخ ہونیکا دعوی درست نہین اور اگر ان سے ثابت نہین بلکہ
ترک ثابت ہو تو اب تمھین انصاف سے کہو کہ ہمین کیا کرنا چاہیے۔

اب مین حضرات ناظرین کو ذرا زیادہ توجہ کرنے کی تکلیف دیتا ہون اور دو دعوے کرتا ہون غور سے ملاحظہ فرمائین اور خوب یاد رکھیں

ایک دعوی یہ کہ مین نے سنن و مسانید و معاجم کے علاوہ شروح و رسائل کی بھی خوب سیر کی کسی روایت صحیحہ سے خلفاء اربعہ کا رفع یدین کرنا ہرگز ثابت نہیں اس باب مین جو دو ایک آثار مروی ہین وہ صحیح نہیں اب مین پھر زور دیکر کہتا ہون کہ کوئی شخص انشاء اللہ باسناد صحیح ان مقدس حضرات سے رفع یدین کرنا ثابت نہیں کر سکتا۔ **امام بخاری** نے رفع یدین کے ثبوت مین خاص ایک رسالہ لکھا ہے جسمین بہت زور مارا ہے اور آثار صحابہ بھی لکھے ہین مگر خلفاء اربعہ کی نسبت کوئی روایت سند کے ساتھ نہ لکھ سکے **بیہقی** نے اپنی تصانیف مین بہت سی روایتین لکھین مگر خلفاء اربعہ کے بارہ مین بعض ضعیف روایتون کے سوا کوئی صحیح روایت پیش نہ کر سکے۔

دوسرا دعوی یہ ہے کہ خلفاء اربعہ مین سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان ذی النورین کا حال بسند صحیح کچھ معلوم نہیں مگر حضرت عمر فاروق اور علی مرتضی سے بسند صحیح ترک رفع الیدین ثابت ہے اور یہ کچھ انھین پر موقوف نہیں بلکہ دوسرے صحابہ کا بھی رفع یدین نہ کرنا صحیح طور پر مروی ہے۔ اب ذرا انصاف سے کام لو اگر یہ ثابت ہو جائے تو مقتضاے احتیاط کیا ہے اور درایۃً رفع یدین کو قوت ہوگی یا ترک رفع یدین کو۔ اچھا اب مین وہ روایتین پیش کرتا ہون جو اصول حدیث سے بیشک صحیح ہین ذرا انصافانہ دیکھو کہ کہ ان سے کیا ثابت ہوتا ہے

[illegible]

پہلی روایت

ابوداؤد مین ہی حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا وکیع عن سفیان عن عاصم یعنی ابن کلیب
عن عبدالرحمن بن الاسود قال قال عبداللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰة رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرة یعنی عبدالرحمن بن اسود سے مروی ہی کہ
عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ مین تم لوگون کو وہ نماز پڑھکر دکھا دیتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے
تھے یہ کہکر انھون نے جو نماز شروع کی تو رفع یدین ایک دفعہ کے سوا دوسرے بار نہ کیا یہ حدیث صحیح ہی اسکے کل
راوی ثقہ اور رجال صحیحین سے ہین اسکو ترمذی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہی اس سے چند باتین مستفاد ہوتی ہین
ایک یہ کہ عبداللہ بن مسعودؓ جو خادم نبوی اور جلیل القدر صحابی تھے اور برسون آنحضرت کے ساتھ رہے تھے
اور باوجود ہجرت مشاہد مین حاضر ہوا کیے انھون نے جو نماز پڑھائی تو ترک رفع یدین کیا۔ دوسری یہ کہ چونکہ
انھون نے یہ کہکر نماز پڑھائی کہ مین آنحضرت کی نماز پڑھکر دکھاتا ہون یہ بھی ثابت ہوا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کے
نزدیک افتتاح کے سوا رفع یدین مسنون نہ تھا اگر مسنون ہوتا تو ایسی حالت مین کہ وہ لوگون کو صلوٰة نبوی تعلیم
کرنے لگین پھر بھی ایسی سنت کی رعایت نکرین جس کے کرنے مین کچھ بھی دقت نہو نہایت مستبعد ہی تیسری
یہ کہ آنحضرت نے رفع یدین گو کبھی کیا ہو مگر آپ سے ترک بھی ثابت ہی۔ رہی یہ بات کہ یہ ترک رفع یدین آخر عمر مین
تھا اسکو اور روایت آگے چلکے ہم ثابت کرینگے سردست اس روایت سے ہم اسی قدر ثابت کرنا
چاہتے ہین کہ آپ نے رفع یدین ترک بھی کیا ہی۔ ہر چند اس حدیث کے کل راوی امام بخاری اور مسلم کے
رُواة مین سے ہین اور انکا ثقہ ہونا حافظ ابن حجر کی تقریب سے جسمین اعدل قول لکھنے کا وعدہ کیا ہی ثابت ہی
مگر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہین کہ ترمذی نے ابن مبارک کی تضعیف نقل کی ہی چنانچہ انکی عبارت یہ ہی
عن عبداللہ بن المبارک قال لم یثبت حدیث ابن مسعود ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع یدیہ الا اول مرة یعنی عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ عبداللہ
ابن مسعود کی یہ حدیث ثابت نہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اول دفعہ کے سوا رفع یدین نہین کیا اور بیہقی نے
باسنادہ کتاب المعرفة مین روایت کی ہی عن عبداللہ بن المبارک قال لم یثبت عندی حدیث

عبد اللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ اول مرۃ ثم لم یرفع اسکا جواب یہ ہے
کہ عبد اللہ بن مسعود سے دو روایتین ہین ایک یہ کہ انھون نے یہ کہکر کہ مین آنحضرت کی نماز پڑھکر دکھاتا ہون
نماز پڑھی اور ایک دفعہ کے سوا دوسرے بار انھون نے رفع یدین نہین کیا دوسری یہ کہ عبد اللہ بن
مسعود نے یہ کہا کہ آنحضرت نے ایک مرتبہ کے سوا رفع یدین نہین کیا۔ ظاہر ہے کہ دونون روایتون کے مفہوم مین
بہت بڑا فرق ہے ترمذی نے پہلی حدیث مرفوع کی نسبت جسکے بعض روایات مین ثم لا یرفع ہے اسکے ہم معنی کوئی
لفظ ہے عبد اللہ بن مبارک کا وہ قول نقل کیا پھر حدیث موقوف جو وہ بھی معنی مرفوع ہے اور جسمین عبد اللہ بن
مسعود کا فعل مذکور ہے روایت کرکے یہ لکھا کہ حدیث ابن مسعود حدیث حسن و بہ
یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
والتابعین وہو قول سفیان واہل الکوفۃ یعنی ابن مسعود کی یہ حدیث حسن ہے
اور اسی ترک رفع یدین کی طرف بہتیرے اہل علم صحابہ و تابعین مین سے گئے ہین اور یہی سفیان ثوری اور
اہل کوفہ کا قول ہے۔ اس عبارت سے دو باتین مستفاد ہوئین ایک یہ کہ ابن مسعود کی یہ حدیث ضعیف نہین ہے
دوسرے ترک رفع یدین کے قائل صرف امام ابو حنیفہ نہین بلکہ صحابہ و تابعین بھی ہین اور اگر کوئی یہ کہے
عبد اللہ بن المبارک کا وہ قول حدیث موقوف کے متعلق بھی ہے جیسا کہ بعض حفاظ کے قول سے سمجھا جاتا ہے
تو اسکا جواب وہی ہے جو کہ علامہ ابن دقیق العید نے امام مین دیا ہے کہ عدم ثبوت الخبر عند
ابن المبارک لا یمنع من النظر فیہ وہو یدور علی عاصم بن کلیب وقد وثقہ
ابن معین کما قدمناہ خلاصہ یہ کہ جب سند صحیح سے یہ روایت ثابت ہے تو عبد اللہ بن مبارک کے
انکار سے یہ حدیث ضعیف نہین ہو سکتی۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ زیادت ثم لا یعود کی غیر محفوظ ہے کیونکہ وکیع کا وہم لکھا ہے
اور کسی نے سفیان کا اسکا جواب یہ ہے کہ غیر محفوظ ہونے کا دعوی غلط ہے اور محض غلط ہے نسائی مین
یہ روایت بسند صحیح بطریق عبد اللہ بن المبارک عن سفیان مروی ہے جس سے وکیع کا تفرد باطل ہوتا ہے اور
سفیان کی متابعت ابو بکر نہشلی اور ابن ادریس نے کی ہے دارقطنی کی کتاب العلل مین ہے وسئل عن حدیث
علقمہ عن عبد اللہ قال الا اریکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ

ثم لم يعد فقال لم يروه عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة حدثنا بالثوري عنه ورواه ابو بكر النهشلي عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه وعلقمة عن عبد الله كذلك ورواه ابن ادريس عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبد الله واسناده صحيح دیکھو اس عبارت سے تفرد سفیان باطل ہو گیا جب تفرد باطل ہے تو غیر محفوظ ہونے کا دعویٰ بھی باطل ہو گیا اس حدیث کو جسکی ترمذی نے تحسین کی ہے ابن حزم نے محلّی مین صحیح کہا ہے اور علامہ ہاشم سندی نے کشف الرین مین لکھا ہے مسند ابی داود صحیح علی شرط الشیخین یعنی ابوداود کی سند امام بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے

دوسری روایت

ابوبکر بن ابی شیبہ جو امام بخاری و مسلم کے استاد ہین اپنے مصنّف مین روایت کرتے ہین حدثنا ابن آدم عن الحسن بن عياش عن عبد الملك بن ابجر عن الزبير بن عدی عن ابراهيم عن الاسود قال صليت مع عمر فلم يرفع يديه في شيء من صلوته الا حين افتتح الصلوة قال عبد الملك ورايت الشعبي وابراهيم وابا اسحاق لا يرفعون ايديهم الا حين يفتتحون الصلوة یعنی اسود سے مروی ہے کہ مین نے عمرؓ بن خطاب کے ساتھ نماز پڑھی اُنھون نے بجز افتتاح کہین اور مواضع صلوٰۃ مین رفع یدین نہین کیا۔ اور عبد الملک نے کہا کہ مین نے شعبیؒ اور ابراہیم نخعیؒ اور ابو اسحٰق سبیعیؒ کو دیکھا کہ یہ لوگ افتتاح کے سوا اور کہین نماز مین ہاتھ نہین اُٹھاتے تھے۔ یہ اثر صحیح ہے اسکے راوی یا تو صحیح بخاری اور مسلم دونون کے ہین یا دو مین سے کسی ایک کے اس اثر کو امام طحاوی نے معانی الآثار مین بھی روایت کیا ہے اور اسکی نسبت ہو حدیث صحیح لکھا ہے اور حافظ ابن حجر شافعی نے درایہ تخریج ہدایہ مین لکھا ہے وهذا رجاله ثقات یعنی اسکے کل راوی ثقہ ہین اس اثر صحیح سے دو باتین مستفاد ہوئین ایک حضرت عمرؓ کا رفع یدین نکرنا دوسرے امام شعبیؒ اور نخعیؒ اور ابو اسحٰق سبیعیؒ ایسے تابعین کا بھی رفع یدین ترک کرنا شعبی وہ جلیل القدر تابعی ہین جنھون نے دو چار نہین بلکہ پانسو صحابہ کو دیکھا ہے خلاصہ مین انکا یہ قول منقول ہے ادرکت خمس مائة من الصحابة یعنی مین نے پانسو صحابہ کو پایا ہے۔ اسی طرح نخعی اور سبیعی بھی بہت بڑے جلیل القدر تابعی ہین اب تم ذرا درایت سے کام لو کہ

حضرت عمر وغیرہ جو تارک رفع یدین ہوے تو کیون کیا یہ ممکن ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات دن مین کم سے کم پانچ وقت نماز مین رفع یدین کیا کرین اور انکو خبر نہوی ہو خبر ہوی اور ضرور خبر ہوی۔ مگر پھر بھی انکا رفع یدین نکرنا صاف کہہ رہا ہو کہ جسطرح آنحضرت نے سجدہ کا رفع یدین ترک کر دیا اسی طرح بجز تحریمہ اور مواضع مین بھی آپ نے چھوڑ دیا اگر آپ تارک نہوتے تو حضرت عمر رض ایسی سنت جسکے کرنے مین کچھ مشقت نہین ہرگز ترک نہین کرتے اس اثر صحیح کی نسبت بعض علماے ہند نے لکھا ہو واعترضه الحاكم علی ما نقله الزيلعي في تخريج احاديث الهداية بانها رواية شاذة لا يعارض بها الاخبار الصحيحة عن طاؤس عن كيسان عن ابن عمر ان عمر كان يرفع يديه في الركوع وعند الرفع منه اس عبارت سے یہ بات نکلتی ہو کہ حاکم کے نزدیک یہ روایت شاذ ہو اور بسند صحیح حضرت عمر رض کا رفع یدین کرنا ثابت ہو حالانکہ مین نے اوپر نہایت زور شور سے یہ دعوی کیا ہو کہ حضرت عمر رض و علی رض کا رفع یدین کرنا ہرگز بسند صحیح ثابت نہین۔ اسمین شک نہین کہ تخریج زیلعی مطبوعہ مین یونہین ہو لیکن اگر غور و تفتیش کرتے تو ضرور سہو کاتب پر اطلاع ہو جاتی یہان کاتب سے دو غلطیان ہوی ہین ایک طاؤس عن کیسان غلط ہو طاؤس ابن کیسان چاہیے۔ دوسرے ان عمر قلم ناسخ کی زیادتی ہو نسخ قلمیہ ان اغلاط سے پاک ہین دیکھو ان غلطیون کو ہم کتب مطبوعہ ہی سے ثابت کر دیتے ہین۔ تخریج زیلعی کا خلاصہ حافظ ابن حجر نے کیا ہو جسکا نام درایہ ہو اسمین یون لکھا ہو ويعارضه رواية طاؤس عن ابن عمر رض كان يرفع يديه في التكبير في الركوع وعند الرفع منه اور سنو محقق ابن ہمام کی فتح القدیر کی احادیث کا ماخذ بھی وہی تخریج زیلعی ہو وہ کہتے ہین وعارضه الحاكم برواية طاؤس بن كيسان عن ابن عمر رضي الله عنهما كان يرفع يديه في الركوع وعند الرفع منه اب صاف ثابت ہو گیا کہ حاکم نے ابن عمر رض کے رفع یدین سے معارضہ کیا ہو نہ عمر بن خطاب رض کے رفع الیدین سے اب حاکم کے قول کا جواب سنو کہ ہم تسلیم کرتے ہین کہ عبد اللہ بن عمر رض کا رفع یدین بیشک باسانید صحیحہ ثابت ہو مگر اس سے عمر بن خطاب رض کے اثر کا معارضہ کیونکر ہوگا اور جب عمر بن خطاب

رفع یدین باسناد صحیح ثابت ہی نہین تو یہ روایت شاذ کیونکر ہو گی۔ شاذ وہ روایت کہلاتی ہو جو ثقات
کی روایت کے مخالف ہو۔ خلاصہ یہ کہ اس روایت پر نہ شاذ اصطلاحی کا اطلاق صحیح ہو۔ اور نہ کسی اثر
صحیح کے معارض ہو۔ حاکم کا اعتراض محض غلط ہو اور بیشک اثر صحیح ہو جسکا معقول جواب مثبتین کی طرف سے
ممکن نہین۔ اور یہ دوسری بات ہو کہ کہہ دین کہ فعل صحابی حجت نہین مگر جو لوگ درایت سے سروکار رکھتے ہین
وہ ضرور ایسے امور مین ایسے جلیل القدر صحابی کا فعل خلاف سنت نہ سمجھکر قابل حجت جانین گے۔
اور ضرور سمجھین گے کہ جب حضرت عمرؓ رفع یدین نہین کرتے تھے تو ہم لوگون کے لیے رفع یدین نکرنے ہی مین احتیاط ہو

تیسری روایت

وہی ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف مین روایت کرتے ہین حدثنا وکیع عن ابی بکر بن
عبد الله بن قطاف النهشلي عن عاصم بن كليب عن ابيه ان عليا
كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوة ثم لا يعود یعنی کلیب سے روایت ہو کہ حضرت علیؓ
صرف وقت افتتاح صلوۃ رفع یدین کرتے تھے اور پھر نہین کرتے تھے اس اثر کو طحاوی نے بھی معانی الآثار
مین روایت کیا ہو جسکی نسبت حافظ زیلعی نے نصب الرایہ مین لکھا ہو ھو اثر صحیح یعنی
یہ اثر صحیح ہو۔ اور علامہ عینی نے عمدۃ القاری شرح بخاری مین لکھا ہو اسناد حدیث عاصم بن کلیب
صحیح علی شرط مسلم اور حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی نے درایہ مین لکھا ہو رجاله ثقات
اب دیکھیے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بھی رفع یدین نکرنا بسند صحیح ثابت ہو گیا۔ اور یہ ہم پہلے ہی کہہ چکے کہ
انکا رفع یدین کرنا بسند صحیح ہرگز ثابت نہین اب تمھین سوچو کہ بعد وصال نبوی انکا رفع یدین نکرنا نسخ پر
دال نہین ہو تو اور کیا ہو۔ اسکا جواب بعض علما نے یہ لکھا ہو کہ کچھ ضرور نہین کہ انکا رفع یدین نکرنا نسخ کی وجہ سے
ہو بلکہ ممکن ہو کہ انکے نزدیک رفع یدین سنت موکدہ نہو اس سبب سے ترک کیا ہو مجھے اس جواب پر سخت
حیرت ہو جن لوگون نے صحابہؓ کے حالات غور سے دیکھے ہین انپر مخفی نہین کہ وہ لوگ خصوصًا خلفاءؓ نہایت
درجے کے متبع سنت تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسطرح کرتے دیکھتے تھے حتی الوسع اُسی طرح کرنے کی
کوشش کرتے تھے۔ ظاہر ہو کہ رفع یدین کرنے مین کچھ مشقت نہین پھر غیر موکدہ ہونے کے خیال سے

کوئی کیون ترک کرنے لگا۔ وہی سنت موکدہ ترک ہوسکتی ہی جسکے کرنے مین کچھ وقت صرف ہوتا ہو یا کسی
اور قسم کی دقت ہوتی ہو۔ اگر رفع یدین کوئی بھاری بات ہوتی تو ممکن تھا کہ چونکہ واجب یا موکدہ نہین
اسوجہ سے تارک ہوے۔ خلاصہ یہ کہ یہ ایسا رکیک جواب ہی جو درایت کی میزان مین ہرگز کچھ وزن نہین رکھتا
امام بیہقی شافعی جنکو اپنے مذہب کی تائید مین اصول مقررہ کی پابندی نہین رہتی اور جنکی یہ حالت ہی
کہ جس راوی سے ایک جگہ احتجاج کرتے مین پھر اُسی کو کبھی ضعیف بھی بتانے لگتے ہین وہ اس اثر علی رض
کی نسبت کتاب المعرفہ مین یون جواب دیتے ہین لیس ابو بکر النهشلی ممن يحتج
بروایتہ یعنی ابوبکر نہشلی اُن لوگون مین نہین جنکی روایت پر احتجاج کیا جاے۔ ذرا انصافانہ ملاحظہ ہو کہ
یہ قول کسقدر انصاف کے پایہ سے دور ہی ابوبکر نہشلی وہ شخص ہین جنکی روایت سے امام مسلم نے
اپنی صحیح مین احتجاج کیا ہی خلاصہ ص۳۳۴ مین لکھا ہی وثقہ ابن معین والعجلی اور ذہبی نے
میزان الاعتدال مین بعد نقل کلمات جرح و تعدیل اپنا یہ قول لکھا ہی وهو حسن الحديث
صدوق اب فرمائیے اس اثر کے قابل احتجاج ہونے مین کیا کلام ہی اور کچھ ابوبکر نہشلی ہی نے عاصم سے
اسکو روایت نہین کیا بلکہ محمد بن ابان بن صالح نے بھی اسکو روایت کیا ہی موطا ص۹۰ امام محمد رح مین انکی روایت موجود ہی
اب ہمارے ناظرین دیکھ چکے کہ عبداللہ بن مسعود رض کے علاوہ ہم نے بسند صحیح حضرت عمر رض و حضرت علی رض کا
بھی رفع یدین نکرنا ثابت کردیا اور ہمنے جو دعوی کیا تھا اوسکو ثابت کر دکھایا اچھا اب اور ملاحظہ فرمایئے

چوتھی روایت

وہی امام ابوبکر بن ابی شیبہ جو شیخین کے استاد ہین روایت کرتے ہین حدثنا ابو بکر بن عياش
عن حصين عن مجاهد قال ما رايت ابن عمر يرفع يديه الا في اول
ما يفتتح یعنی مجاہد سے مروی ہی کہ مین نے عبداللہ بن عمر رض کو افتتاح کے سوا اور کہین رفع یدین کرتے نہین دیکھا
یہ اثر بھی صحیح ہی اسکے کل راوی ثقہ اور رجال بخاری سے ہین اس اثر کو طحاوی ص۱۳۳ نے معانی الآثار
مین روایت کیا ہی جسکی سند کو علامہ عینی نے شرح صحیح بخاری مین صحیح کہا ہی۔ اب دیکھیے کہ ابن عمر رض جن سے
رفع یدین ثابت ہی اُنھین سے ترک بھی مروی ہی۔ امام بخاری نے رسالہ رفع الیدین ص۱۳ مین اس اثر کے

مختلف جواب لکھے ہین ایک یہ کہ بہت سے لوگون نے ابن عمرؓ کا رفع یدین کرنا روایت کیا ہی اور خود مجاہدؒ کا بھی
رفع یدین ثابت ہی پھر انھونے جو ابن عمرؓ کا نکرنا روایت کیا تو جسطرح لوگ نماز مین بعض باتین بھول جاتے ہین
اسی طرح ابن عمر بھی رفع یدین کرنا بھول گئے ہونگے **اسکا جواب** یہ ہی کہ اگر رکوع جاتے بھولے تو کیا سر اٹھانے
کے وقت بھی بھول گئے اور اگر پہلی رکعت مین بھولے تو کیا بقیہ رکعات مین بھی انکو سہو ہوگیا - بھولنا ایک
آدھ بار ہوتا ہی نہ ہر بار - اسکے علاوہ مجاہد کے قول سے یہ نکلتا ہی کہ انھون نے ابن عمرؓ کو رفع یدین کرتے کبھی
دیکھا ہی نہین جس سے تعدد اوقات ثابت ہوتا ہی - ایسی حالت مین انکے ترک رفع یدین کو سہو پر محمول کرنا
ہرگز صحیح نہین - اور یہ ہم بھی مانتے ہین کہ ان سے رفع یدین بھی مروی ہی اس رفع اور عدم رفع کو مختلف
اوقات پر محمول کرنے سے کچھ تعارض لازم نہین آتا ممکن ہی کہ جب تک انکو نسخ کی دلیل نہین ملی وہ کرتے
رہے اور جب دلیل مل گئی تو کرنا چھوڑ دیا - امام بخاری نے **دوسرا جواب** یہ دیا ہی **قال یحیی بن**
معین حدیث ابی بکر بن عیاش انما ہو وہم منہ لا اصل لہ **اسکا جواب** یہ ہی
کہ ابن معین کا یہ قول کہ توہم ہوگیا ہی صرف ظن پر مبنی ہی اسپر کوئی دلیل نہین **ع** دعوائے بے دلیل قبول خرد
نہین - اور اس اثر کو امام محمد نے **موطا** مین **عن محمد بن ابان بن صالح عن عبد العزیز بن حکیم عن**
ابن عمر روایت کیا ہی - اسمین ابوبکر بن عیاش کا واسطہ نہین - ہرچند یہ سند ضعیف ہی مگر اس سے مجاہد کی
روایت کو فی الجملہ قوت ضرور ہوجاتی ہی - خلاصہ یہ کہ توہم کا دعوی صحیح نہین - اور غالباً یہی وجہ ہی کہ خود امام
بخاری کو جو جواب دینا تھا دیدیا اور اس قول کو ابن معین کی طرف منسوب کیا **تیسرا جواب** یہ دیا ہی کہ [صفحہ ٢٩]
صدقہ نے کہا ہی کہ ابوبکر بن عیاش آخر عمر مین متغیر الحافظہ ہوگئے تھے **اسکا جواب** یہ ہی کہ ابوبکر بن
عیاش کی توثیق بہتیرے ائمہ حدیث نے کی ہی - اور اُن راویون مین سے ہین جن سے خود بخاری نے
احتجاج کیا ہی - **ذہبی** نے میزان الاعتدال مین لکھا ہی **وقد اخرج لہ البخاری وہو صالح** [صفحہ ٢٣]
الحدیث اور آخر عمر مین انکا حافظہ متغیر ہونا اس اثر کے کچھ مضر نہین کیونکہ یہ اثر ان سے انکے قدماء اصحاب نے
بھی روایت کیا ہی غالباً انھین وجوہ سے خود امام بخاری نے اسپر جرح نہین کی اور صدقہ کا قول نقل کردیا انکے نزدیک اس اثر کا
یہی جواب تھا جو اوپر گزرا یعنی ابن عمرؓ رفع یدین کرنا بھول گئے جسکا جواب باصواب بھی ہم لکھ چکے - ہمکو یہان یہ

بعض علماء سے سخت شکایت ہی کہ امام بخاری وغیرہ نے تو ابوبکر بن عیاش کی نسبت اسقدر احتیاط کی کہ خود
اُنپر کوئی جرح نہین کی اور صدقہ کا ایسا قول نقل کیا جو زیادہ بھاری نہین مگر انھون نے بے تکلیف انکو
ضعیف لکھدیا اور اتنا نہین خیال کہ یہ راویان بخاری سے ہین ۔ مسلم نے بھی اپنے مقدمہ مین انسے
روایت کی ہی انکو ضعیف کہدینے سے احادیث صحیحین پر ضعف کا دھبا لگ جاتا ہی

پانچوین روایت

وہی امام بخاری ومسلم کے استاد ابوبکر بن ابی شیبہ روایت کرتے ہین حدثنا وکیع وابو اسامة
عن شعبة عن ابی اسحاق قال کان اصحاب علی لا یرفعون ایدیھم الا
فی افتتاح الصلوة قال وکیع ثم لا یعودون یعنی ابو اسحٰق سبیعی کوفی سے مروی ہی کہ حضرت علیؓ کے
اصحاب رفع یدین نہین کرتے تھے مگر افتتاح کے وقت اور وکیع نے ثم لا یعودون کہا ہی یعنی ایک دفعہ
کرکے پھر اعادہ رفع یدین نہین کرتے تھے ۔ یہ اثر صحیح ہی اسکے کل راوی راویان صحیحین سے ہین جب اس
اثر سے یہ ثابت ہوا کہ اصحاب علیؓ رفع یدین نہین کرتے تھے تو اس سے یہ بھی نکلتا ہی کہ حضرت علیؓ بھی نہین
کرتے تھے ورنہ اُنکے اصحاب اُنکی مخالفت نہین کرتے اور اُن اصحاب علیؓ نے یقینا اور صحابہ کو بھی ضرور
دیکھا ہوگا کیونکہ علیؓ جب کوفے گئے تھے تو اُنکے ساتھ بہت سے صحابہ بھی تھے وہ بھی ضرور تارک رفع یدین ہونگے

چھٹی روایت

مسند امام احمد حنبل مین ہی حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا محمد بن فضیل عن عاصم بن کلیب
عن محارب بن دثار قال رایت ابن عمر یرفع یدیه کلما رکع وکلما رفع
راسه من الرکوع قال فقلت له ما هذا قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی
الرکعتین کبر و رفع یدیه یعنی محارب بن دثار سے مروی ہی کہ مین نے ابن عمرؓ کو رکوع کرنے اور رکوع سے
سر اُٹھانے کے وقت رفع یدین کرتے ہوے دیکھا مین نے پوچھا کہ یہ کیا انھون نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم وقت قیام رکعتین تکبیر کہتے تھے اور رفع یدین کرتے تھے ۔ اس اثر کے کل راوی ثقہ ہین اس سے
بظاہر قائلین رفع الیدین ہی کا مدعا ثابت ہوتا ہی مگر غور کرنے سے اُس زمانے کے عامہ صحابہ و تابعین کا

ترک رفع یدین نکلتا ہی کیونکہ ابن عمرؓ کو رفع یدین کرتے ہوے دیکھکر محارب بن دثار کا یہ پوچھنا کہ "یہ کیا" صاف
اسپر دال ہی کہ اُس زمانے مین رفع یدین شائع نہین تھا ورنہ وہ تاہنہ کہتے اور اسکی تائید ابو داؤد اور امام احمد
کی یہ روایت کرتی ہی عن میمون المکی انه رای عبد الله بن الزبیر وصلی بهم یشیر بکفیه حین یقوم وحین
یرکع وحین یسجد وحین ینهض للقیام فیقوم فیشیر بیدیه فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رایت ابن الزبیر
صلی صلاة لم ار احدا یصلیها فوصفت له هذه الاشارة فقال ان احببت ان تنظر الی صلاة رسول الله
صلی الله علیه وسلم فاقتد بصلاة عبد الله بن الزبیر یعنی میمون مکی سے مروی ہی کہ مین نے عبد اللہ بن
زبیر کو دیکھا کہ لوگون کو جو نماز پڑھائی تو افتتاح و رکوع و سجود و قیام کے وقت دونون کفّ سے اشارہ کیا یہ دیکھکر
مین عبد اللہ ابن عباسؓ کے پاس پہونچا اور کہا کہ مین نے ابن زبیر کو اسطرح نماز پڑھتے ہوے دیکھا کہ آج تک
کسی کو اسطرح نماز پڑھتے نہین دیکھا ہی اُسکے بعد مین نے اُسکو بیان کیا یہ سنکر ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر تمکو یہ پسند ہو
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھو تو ابن زبیر کی اقتدا کرو۔ اس سے صاف ظاہر ہی کہ ہر چند ابن زبیرؓ کے
کے عہد مین سیکڑون صحابہؓ موجود تھے مگر عموماً رفع یدین نہین کرتے تھے ورنہ میمون مکی کی نظر سے یہ فعل ضرور
گزرتا اور وہ استعجاب سے لم ار احدا یصلیها نکہتے رہا ابن عباسؓ کا جواب وہ اس بنا پر تھا کہ آنحضرتؐ
نے کبھی یون بھی کیا تھا کیونکہ اسمین رفع الیدین للسجود کا بھی بیان ہی جو عامہ اہل سنت کے نزدیک منسوخ ہی
اب تم کل روایتون کو ملا کر دیکھو کہ ان سے کیا نتیجہ نکلتا ہی اور درایۃً کسکو قوت ہی اور احتیاط کا مقتضی کیا ہی۔

احادیث و آثار رفع الیدین کا جواب

ہمین اُن احادیث کے نقل کرنے کی کوئی ضرورت نہین جن سے رفع الیدین ثابت ہوتا ہی کیونکہ ہم تسلیم
کرتے ہین کہ بیشک متعدد صحابہؓ سے باسانید صحیحہ آنحضرتؐ کا رفع الیدین کرنا ثابت ہی مگر جب کسی روایت
صحیحہ سے یہ ثابت نہین کہ آپ تا دم وصالؐ رفع الیدین کیا کرتے تھے تو عدم رفع کے احادیث و آثار ملانے سے

[illegible] اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه [illegible] وکان لا یفعل ذالک فی السجود [illegible]

یہ کہا جائیگا کہ آخر مین اگر آپ نے ترک کر دیا تھا کیونکہ عقل سلیم کبھی قبول نہین کرتی ہر کہ آپ کا آخری عمل رفع یدین ہو پھر آپ کے خلفاؓ اسکے خلاف کرین۔

رہے آثار صحابہؓ انمین کوئی ایسی روایت صحیحہ نہین جو خلفاے اربعہؓ کے رفع الیدین پر دال ہو۔ ہان دوسرے چند صحابہؓ کا کرنا ثابت ہوتا ہر مگر انکی حالتین خود مختلف پائی جاتی ہین۔ بعضے ایسے ہین جن سے نکرنا بھی مروی ہر جیسے عبداللہؓ بن عمر اور بعض ایسے ہین جنکا سجدون مین بھی ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا ہر اب کہو کہ بعد وصال نبوی بعض صحابہؓ سجدون مین جو رفع یدین کرتے تھے اُنکے کرنے کا کیا سبب تھا یہی نا کہ آنحضرت کو کبھی یون بھی کرتے دیکھا تھا اسطرح جن جن صحابہؓ نے رکوع کے جانے اور سر اُٹھانے کیوقت رفع یدین کیا ہر اسکا بھی سبب یہی تھا کہ کبھی آپ کو ان مواضع مین ہاتھ اُٹھاتے ہوے دیکھا تھا۔ ہمکو ایسی حالت مین کہ صحابہؓ مختلف ہون اُن صحابہؓ کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو ہمیشہ سفر حضر مین آنحضرت کے ساتھ رہا کرتے تھے اور بعد وصال نبوی خلیفہ ہوے۔

اور غالبا یہی ایک ایسی فقہی بات تھی کہ بڑے بڑے محدثین باوجودیکہ احادیث رفع الیدین سے واقفیت رکھتے تھے ترک رفع الیدین کے قائل ہوے۔

دیکھو وکیع اور سفیان ثوری سے ہرچند سنن و مسانید و معاجم مین احادیث رفع الیدین بکثرت مروی ہین مگر پھر بھی یہ دونون رفع یدین نکرنے کے قائل تھے چنانچہ امام بخاری نے رسالۂ رفع الیدین مین لکھا ہر وکان الثوری و وکیع و بعض الکوفیین لا یرفعون ایدیھم۔

امام مالک جنکی موطا مین حدیث رفع الیدین موجود ہر وہ خود متردد رہے کبھی رفع الیدین کے قائل ہوے اور کبھی عدم رفع کے چنانچہ انسے اشہر روایات یہی عدم رفع یدین ہر اور اسی پر مالکیون کا عمل ہر علامہ عینی نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہر وھو روایۃ ابن القاسم عن مالک وھو المشھور من مذھبه والمعمول عند اصحابه نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہر وقال ابو حنیفة واصحابه وجماعة من اھل الکوفة لا یستحب فی غیر تکبیرة الاحرام وھو اشھر الروایات عن مالک انتھی دیکھو باوجودیکہ یہ حضرات ائمہ اہل حدیث

سے ہین پھر بھی کیون عدم رفع یدین کی طرف گئے۔ یہی کہ روایات عدم رفع یدین مین غور کرنے سے انکے نزدیک اسی ترک کو ترجیح معلوم ہوی واللہ اعلم بالصواب

تذنیب

مین نے جو اوپر یہ لکھا ہی کہ رفع الیدین للسجود بھی احادیث وآثار سے ثابت ہی۔ اب اوسکی دلیلین سنو مسند امام احمد مین ہی حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا عفان ثنا همام ثنا قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه حيال فروع اذنيه في الركوع والسجود یعنی مالک بن حویرث سے مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود مین کانون تک ہاتھ اٹھاتے تھے یہ حدیث صحیح ہی اسکے کل راوی ثقہ ہین اس حدیث کو نسائی نے بھی روایت کیا ہی جسکی نسبت حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکھا ہی واصح ما وقفت عليه من الاحاديث في الرفع في السجود ما رواه النسائي من رواية سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في صلاته اذا ركع واذا رفع راسه من ركوعه واذا سجد واذا رفع راسه من سجوده حتى يحاذي بهما فروع اذنيه اس حدیث کا شاہد ابن ماجہ مین بطریق اسمعیل بن عیاش یون مروی ہی عن ابي هريرة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في الصلوة حذو منكبيه حين يفتتح الصلوة وحين يركع وحين يسجد اور امام بخاری نے رسالہ رفع الیدین مین لکھا ہی وقال وكيع عن الاعمش عن ابراهيم انه ذكر له حديث وائل بن حجر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه اذا ركع واذا سجد الخ دیکھو ان حدیثون سے صاف طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع یدین للسجود ثابت ہی مگر پھر بھی جمہور اہل سنت اسکے عدم استحباب کے قائل ہین

اور دلیل مین یہ کہا جاتا ہی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے جو آنحضرت کے مواضع رفع یدین بیان کیے ہین تو یہ بھی کہا ہی
ولا یفعل ذلک فی السجود حضرت علیؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی اسی کے مثل مروی ہی موءلف
کہتا ہی کہ جب دوسری روایتون سے کرنا ثابت ہی تو بنا بر المثبت مقدم علی النافی کا قاعدہ کیون نظر انداز
کیا جاتا ہی مختلف اوقات پر کیون محمول نہین کرتے بہر کیف یہ نفی نسخ کے لیے کافی نہین خصوصا ایسی حالت
مین کہ آنحضرت کے بعد بعض صحابہ و تابعین کا سجود مین رفع یدین کرنا ثابت ہو عبداللہ بن عباس اور عبداللہ
ابن زبیر کا سجود مین رفع یدین کرنا ابو داود وغیرہ مین مروی ہی اور انس کا رفع یدین کرنا امام بخاری
رسالہ رفع الیدین مین یون روایت کرتے ہین حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا حماد بن سلمة
عن یحیی بن ابی اسحاق قال رایت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
یرفع یدیہ بین السجدتین اس اثر کی سند صحیح ہی اور یہ بھی کہا ہی وقال وکیع عن الربیع قال
رایت الحسن ومجاہدا وعطاء وطاؤسا وقیس بن سعد والحسن بن مسلم یرفعون ایدیہم
اذا رکعوا واذا سجدوا پھر وہ کہتے ہین وقال عمر بن یونس حدثنا عکرمة بن
عمار قال رایت القاسم وطاؤسا ومکحولا وعبداللہ بن دینار وسالما یرفعون ایدیہم اذا استقبل
احدہم الصلوة وعند الرکوع والسجود اب کیونکر کہا جا سکتا ہی کہ آنحضرت نے کبھی سجدون کے لیے
رفع یدین نہین کیا ہی۔ رہا اسکا منسوخ ہونا وہ ہرگز ثابت نہین ہو سکتا مگر اسی تقریر کے رو سے جسکو مین نے
رکوع والے رفع یدین مین بیان کیا۔ اب شافعیہ اور حنابلہ اور حضرات غیر مقلدین جو رکوع کے رفع یدین
کے قائل ہین اور رفع یدین للسجود کے منکر انکو سخت دقت پیش آتی ہی یا تو سجدون مین بھی استحباب
رفع یدین کا قائل ہونا پڑتا ہی یا حنفیہ کی طرح بجز افتتاح کل مواضع مین منسوخ ہونا ماننا پڑتا ہی۔ کیونکہ
جس قسم کی تقریر سجدے والے رفع یدین کے بارے مین وہ کرین گے اسی قسم کی تقریر حنفیہ
کی طرف سے بھی رکوع وغیرہ کے بارے مین پیش ہو سکتی ہی

سلہ یعنی ربیع نے کہا ہے کہ مین نے حسن اور مجاہد اور عطاء اور طاؤس اور قیس بن سعد اور حسن بن مسلم کو رکوع و سجود کے وقت ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے

سلہ یعنی عکرمہ بن عمار نے کہا مین نے قاسم اور طاؤس اور مکحول اور عبداللہ بن دینار اور سالم کو نماز شروع کرتے اور رکوع و سجود کے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے ۱۲ منہ

× × × ×
× × × ×
× × × ×

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً او مصلیاً و مسلماً **امابعد** خادم حدیثِ نبوی ابو الخیر **محمد ظہیر احسن** شوق نیموی عرض کرتا ہی کہ وہ احادیث و آثار جو محل وضع الیدین کے باب مین کتبِ احادیث مین مروی ہین اور فقیر کو نہایت تلاش و تفحص سے ملے ہین مع جرح و تعدیل شائقینِ سنت کی خدمت مین پیش کرتا ہی اور اس رسالے کا نام الدُّرَّۃُ الغُرَّۃُ فِی وَضْعِ الیَدَیْنِ عَلَی الصَّدْرِ و تَحْتَ السُّرَّۃ رکھتا ہی

وَمَا تَوْفِیْقِی اِلَّا بِاللہِ

فصل اوّل احادیث و آثار وضع الیدین علی الصدر کے بیان مین

پہلی روایت

بیہقی نے سننِ کبری مین روایت کی ہی اخبرنا ابو بکر بن الحارث ثنا ابو محمد بن حیان محمد بن العباس ثنا محمد بن المثنے ثنا مومل بن اسمعیل عن الثوری عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر انہ رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علے شمالہ علے صدرہ یعنی وائل بن حجر سے مروی ہی کہ اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سینے پر اپنا دہنا ہاتھ بائین پر رکھا۔ اسکی سند مین مومل بن اسمٰعیل ہین جو کثیر الخطا اور منکر الحدیث ہین کاشف مین علامۂ ذہبی نے لکھا ہی صدوق شدید

فی السنة کثیر الخطا وقیل دفن کتبه وحدث حفظاً فغلط اور تهذیب الکمال مین علامه
مزی نے لکھا ہو وقال غیره دفن کتبه وکان یحدث من حفظه فکثر خطاءه ۔
حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین لکھا ہو قال البخاری مومل منکر الحدیث
وقال ابن سعد ثقة کثیر الغلط وقال ابن قانع صالح یخطی وقال الدارقطنی ثقة
کثیر الخطا اور تقریب مین لکھا ہو صدوق سیئ الحفظ اور علامه علاء الدین نے
الجوہر النقی فی الرد علی البیہقی مین لکھا ہو قلت مومل هذا قیل انه دفن کتبه فکان
یحدث من حفظه فکثر خطائه کذا ذکر صاحب الکمال وفی المیزان قال البخاری
منکر الحدیث وقال ابوحاتم کثیر الخطا وقال ابوزرعة فی حدیثه خطأ کثیر

دوسری روایت

بیہقی نے سنن کبری مین روایت کی ہو اخبرنا ابوسعد احمد بن محمد الصوفی قال انبانا
ابواحمد بن عدی الحافظ انبانا ابن ساعد ثنا ابراهیم بن سعید ثنا محمد بن حجر الحضرمی
حدثنی سعید بن عبد الجبار بن وائل عن ابیه عن امه عن وائل بن حجر قال حضرت
رسول الله صلے الله علیه وسلم نهض الی المسجد فدخل المحراب ثم رفع یدیه
بالتکبیر ثم وضع یمینه علی الیسری علی صدره اس حدیث کو طبرانی و بزار نے بھی
روایت کیا ہو اور سب کے اسناد مین محمد بن حجر کا واسطه ہو میزان مین ہو له مناکیر قیل کنیته
ابو الخنافس وقال البخاری فیه بعض النظر اور جوہر النقی مین ہو قلت محمد بن حجر بن
عبد الجبار بن وائل عن عمه سعید له مناکیر قاله الذهبی وام عبد الجبار هی ام یحیی
لا اعرف حالها ولا اسمها مؤلف کہتا ہو محمد بن حجر کے علاوہ سعید بن عبد الجبار
بھی ضعیف ہیں ذہبی نے میزان مین لکھا ہو سعید بن عبد الجبار بن وائل عن ابیه
عن جده من اولاد وائل بن حجر له نحو خمسة احادیث قال النسائی لیس بالقوی
اور حافظ ابن حجر نے تقریب مین لکھا ہو سعید بن عبد الجبار بن وائل الحضرمی الکوفی ضعیف

تیسری روایت

بلوغ المرام وغیرہ مین ہی عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنے علی الیسرے علے صدرہ اخرجہ ابن خزیمۃ اس روایت کو علامہ ابن دقیق العید اور نووی اور ابن حجر اور شوکانی سب کے سب نقل کرتے ہین مگر کوئی صاحب سند نہین لکھتے۔ نہین معلوم اسکی سند کیسی ہو عجب نہین کہ مومل بن اسمعیل کے طریق سے مروی ہو کیونکہ یہ راوی بعض حفاظ کے نزدیک ثقہ بھی ہی۔ صرف ابن خزیمہ کی روایت کرنے سے یا اونکے صحیح کہدینے سے یہ روایت صحیح نہین ہوسکتی کیونکہ ابن خزیمہ و ابن حبان بہت سے ایسے رُواۃ سے روایت کرتے ہین جو اونکے نزدیک ثقہ ہین مگر اور محدثین کو اون مین کلام ہی۔ بیہقی نے جو اس حدیث کو روایت کیا ہی اوسمین مومل موجود ہین کما نقل طاوس حافظ ابن قیم نے اعلام الموقعین مین لکھا ہی المثال الرابع والستون ترک السنۃ الصحیحۃ الصریحۃ التی رواھا الجماعۃ عن سفیان الثوری عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنے علے یدہ الیسرے علے صدرہ لم یقل علی صدرہ غیر مومل بن اسمعیل انتھی میرے نزدیک رواھا الجماعۃ یقیناً سہو کاتب ہی کیونکہ جماعت سے مراد ارباب صحاح ستہ اور امام احمد ہوتے ہین حالانکہ صحاح ستہ اور مسند امام احمد مین یہ روایت ہی نہین غالباً علامہ ابن قیم نے رواھا ابن خزیمہ کہا ہی ابن خزیمہ سے الجماعۃ ہوگیا ہی اگر یہ میرا خیال صحیح ہی تو سند مین مومل کا ہونا ثابت ہی۔ بہرکیف اسکی سند صحیح ہو یا ضعیف مگر نفس حدیث صحیح نہین صحت اسناد سے صحت حدیث لازم نہین آتی۔ اسمین دو علتین ہین ایک یہ کہ اس روایت مین علی صدرہ کی زیادتی غیر محفوظ ہی وائل بن حجر سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہی مگر کسی طریق صحیح مین یہ زیادت پائی نہین جاتی۔ زیادت ثقہ کی معتبر ہی مگر اوسوقت کہ ثقات کی روایت کے خلاف نہو۔ دوسرے اسکا متن مضطرب ہی ابن خزیمہ مین علے صدرہ ہی

مسند بزار مین عند صدرہ ہو اور مصنف ابن ابی شیبہ مین تحت السُرہ ہو ظاہر ہو کہ
اسقدر اختلاف باعثِ اضطراب ہو ھذا ما الھمنی ربی والحمد للہ علی ذلک

چوتھی روایت

مسند امام احمد مین ہو حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا یحیی بن سعید عن سفیان
قال حدثنا سماک عن قبیصۃ بن ھلب عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ینصرف عن یمینہ وعن یسارہ ورأیتہ یضع ھذہ علی صدرہ وصف یحیی
الیمنی علی الیسری فوق المفصل یعنی ہلب سے مروی ہو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ وقتِ سلام دہنے اور بائین پھرتے ہین اور اسکو اپنے سینے پر رکھتے ہین یحیے نے مفصل کے
اوپر دہنا ہاتھ بائین پر رکھکر دکھایا۔ سماک بن حرب کی نسبت اکمال مین صاحب مشکوۃ نے لکھا ہو
وھو ثقۃ ساء حفظہ وضعفہ ابن المبارک وشعبۃ وغیرھما میزان مین ہو روی ابن المبارک
عن سفیان انہ ضعیف وقال احمد مضطرب الحدیث وقال صالح جزرۃ یضعف
وقال النسائی اذا انفرد باصل لم یکن حجۃ لانہ کان یلقن فیتلقن انتہی ملخصاً۔
اور تقریب مین ہو صدوق وروایتہ عن عکرمۃ خاصۃ مضطربۃ وقد تغیر باخرہ فکان
ربما یلقن اور قبیصہ کی نسبت تہذیب مین ہو قال ابن المدینی والنسائی مجھول لم یرو عنہ
غیر سماک مگر ابن حبان نے کتاب الثقات مین انکو ذکر کیا ہو عجلی نے انکی توثیق کی ہو حافظ ابن
حجر نے تقریب مین مقبول لکھا ہو بہرکیف اس روایت کی سند حسن ہو یا ضعیف مگر اسمین بہی
علی صدرہ غیر محفوظ ہو۔ اسمین یحیے متفرد ہوے ہین سماک سے جو اور لوگون نے اسکو
روایت کیا ہو اوسمین یہ لفظ نہین ترمذی مین ہو حدثنا قتیبۃ ثنا ابو الاحوص عن سماک
ابن حرب عن قبیصۃ بن ھلب عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یومنا فیاخذ شمالہ بیمینہ یہ حدیث ابن ماجہ مین بھی عن عثمان بن ابی شیبۃ عن ابی الاحوص
عن سماک بعینہ موجود ہو۔ اور مسند امام احمد مین ہو حدثنا عبد اللہ ثنا زکریا بن یحیے

ابن صبیح ثنا شریک عن سماک عن قبیصۃ بن الھلب عن ابیہ قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن طعام النصاری فقال لا یحکین فی صدرک طعام ضارعت فیہ النصرانیۃ قال ورایتہ یضع احدی یدیہ علی الاخری قال ورایتہ ینصرف مرۃ عن یمینہ ومرۃ عن شمالہ اور اوسی مسند مین یہ روایت بھی ہی حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا محمد بن جعفر الورکانی ثنا شریک عن سماک عن قبیصۃ بن ھلب عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سألتہ عن طعام النصاری فقال لا یختلجن او لا یحکین فی صدرک طعام ضارعت فیہ النصرانیۃ قال وکان ینصرف عن یسارہ وعن یمینہ ویضع احدی یدیہ علی الاخری اب دیکھو سماک سے ابو الاحوص اور شریک اس حدیث کو روایت کرتے ہین مگر علی صدرہ نہین اب سفیان کی روایت سنو اوسی مسند امام احمد مین ہی حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا وکیع عن سفیان عن سماک بن حرب عن قبیصۃ بن ھلب عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واضعا یمینہ علی شمالہ فی الصلاۃ ورایتہ ینصرف عن یمینہ وعن شمالہ اب ان روایتون سے ثابت ہوگیا کہ لفظ علی صدرہ محفوظ نہین - کیونکہ زیادت ثقہ کی اوسوقت معتبر ہی کہ روایات ثقات کے مخالف نہو - مختصر یہ ہی کہ سند کیسی ہی ہو مگر نفس حدیث ضعیف ہی تنبیہ بعض محدثین نے ہلب کی روایت مذکورہ مین یضع ھذہ علی صدرہ کے عوض یضع یدہ علی صدرہ نقل کیا ہی - مگر میری نظر سے مسند امام احمد کے جسقدر قلمی نسخے گذرے اونمین یدہ نہین پایا ھذہ پایا - اور فی الحال یہ کتاب مصر مین چھپی ہی اوسمین بھی اوسیطرح ہی جسطرح قلمی نسخون مین دیکھا اور رسالہ فتح الغفور مین ملا حیات سندی نے لکھا ہی درایت ذی التحقیق بلفظ یضع ھذہ علی صدرہ اب کثرت نسخ کی وجہ سے ثابت ہوگیا کہ اصل مین ھذہ ہی یدہ تصحیف کاتب ہی

پانچوین روایت

ابوداود نے **مراسیل** مین روایت کی ہو حدثنا ابو توبة ثنا الهیثم یعنی ابن حمید عن ثور عن سلیمان بن موسیٰ عن طاوس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یضع یده الیمنی علی یده الیسری ثم یشد بهما علی صدره یعنی طاوس سے مروی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دہنا ہاتھ بائین پر رکھکر سینے پر باندھتے تھے۔ اسمین سلیمان بن موسیٰ کا واسطہ ہو امام بخاری نے کہا ہو عندہ مناکیر نسائی نے کہا ہو لیس بالقوی **تقریب** مین ہی صدوق فقیه فی حدیثه بعض لین خولط قبل موته۔ دوسرے یہ حدیث مرسل ہو کیونکہ طاوس صحابی نہین بلکہ تابعی ہین

چھٹی روایت

ابوداود نے روایت کی ہو حدثنا محمد بن قدامة بن اعین عن ابی بدر عن ابی طالوت عبد السلام عن ابن جریر الضبی عن ابیه قال رایت علیا یمسك شماله بیمینه علی الرسغ فوق السرة یعنی جریر ضبی سے مروی ہو کہ مین نے علی کو دیکھا کہ دہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ کے پہونچے کو پکڑے بالاے ناف رکھے ہوے ہین۔ اسکے کل رواة ثقہ ہین مگر جریر ضبی انکو حافظ نے **تقریب** مین مقبول لکھا ہو مگر ذہبی نے **میزان** مین لکھا ہو جریر الضبی عن علی لا یعرف اور فوق السرہ کے معنے علی السرہ بھی ہوسکتے ہین خلاصہ یہ کہ یہ روایت وضع الیدین علی الصدر کو چندان مفید نہین

ساتوین روایت

بیہقی نے سنن کبری مین روایت کی ہو اخبرنا ابو زکریا بن ابی اسحاق انبانا الحسن بن یعقوب بن البخاری انبانا یحیی بن ابی طالب انبانا زید بن الحباب ثنا روح بن المسیب ثنی عمرو بن مالك النکری عن ابی الجوزاء عن ابن عباس فی قول الله عز وجل فصل لربك وانحر قال وضع الیمین علی الشمال فی الصلوة عند النحر یعنی ابو الجوزاء سے مروی ہو کہ ابن عباس نے آیہ فصل لربک وانحر کی تفسیر مین وانحر کے معنے یہ کیے کہ اور رکھ دہنا ہاتھ

بائین پر نماز مین نحر کے قریب یہ حدیث محض ضعیف بلکہ موضوع ہو روح بن المسیب کے باب مین میزان مین لکھا ہو قال ابن حبان یروی الموضوعات عن الثقات لایحل الروایۃ عنه اور ابن عدی نے کہا ہو احادیثه غیر محفوظة تنبیہ بیہقی نے وانحر کے یہ معنے علیؓ سے بھی روایت کی ہو مگر یہ اثر بھی ضعیف ہو اور جوہر النقی مین لکھا ہو وفی سندہ ومتنه اضطراب ابن جریر وغیرہ کی تفاسیر سے ثابت ہو کہ نحر کے معنے یہان قربانی کرنیکے ہین

اٹھوین روایت

بیہقی نے سنن کبری مین روایت کی ہو اخبرنا ابو زکریا بن ابی اسحاق انبانا الحسن بن یعقوب ثنا یحیی بن ابی طالب انبانا زید ثنا سفیان عن ابن جریج عن ابی الزبیر قال امرنی عطاء ان اسأل سعید بن جبیر این تکون الیدان فی الصلاۃ فوق السرۃ او اسفل من السرۃ فسألته فقال سعید فوق السرۃ یعنی زبیر سے مروی ہو کہ عطا نے مجھسے کہا کہ سعید بن جبیر سے جو تابعی تھے پوچھو کہ نماز مین ہاتھ کہان باندھنا چاہیے ناف کے اوپر یا ناف کے نیچے مین نے پوچھا تو سعید نے فوق السرہ بتایا۔ بیہقی نے اس اثر کے بعد یہ لکھا ہو وکذلک قال ابو مجلز لاحق بن حمید واصح اثر روی فی هذا الباب اثر ابن جبیر وابی مجلز۔ علامہ علاء الدین نے جوہر النقی مین اسپر یون اعتراض کیا ہو کیف یکون اثر ابن جبیر اصح ما فی هذا الباب وفی سندہ یحیی بن ابی طالب تکلموا فیه وفی تاریخ البغداد للخطیب عن موسی بن هارون قال اشهد علی یحیی بن ابی طالب انه یکذب وفیه ایضاً عن ابی احمد محمد بن اسحاق الحافظ انه قال لیس بالمتین وفیه ایضاً عن عبید الآجری انه قال خط ابو داود سلیمان بن الاشعث علی حدیث یحیی بن ابی طالب ھ بیہقی کا یہ قول کہ ابو مجلز نے بھی یو ہین کہا ہو محض بے سند ہو بلکہ ابو مجلز سے اسکے خلاف مروی ہو مصنف ابن ابی شیبہ مین بسند صحیح انکا قول تحت السرہ مروی ہو ابو داود نے بھی کہا ہو قال ابو مجلز تحت السرۃ اور جوہر النقی مین ہو ومذهب ابی مجلز الوضع اسفل السرۃ حکاہ عنه ابو عمر فی التمهید

انتباہ وہ احادیث وآثار جو وضع الیدین علے الصدر کے باب مین مروی ہین سب ہو چکے مگر کوئی روایت ایسی نکلی جو ضعف سے خالی ہو

فصل دوم احادیث وآثار وضع الیدین تحت السرہ کے بیان مین

پہلی روایت

ابو بکر بن ابی شیبہ کے مصنف مین ہو حدثنا وکیع عن موسی بن عمیر عن علقمۃ ابن وائل عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع یمینہ علے شمالہ تحت السرۃ یعنی وائل بن حجر سے مروی ہو کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنا دہنا ہاتھ بائین پر زیر ناف رکھتے ہین۔ اسکے کل راوی ثقہ ہین اور سند بھی متصل ہو اگر سماع علقمہ عن ابیہ مین کسی کو تامل ہو تو میرا رسالہ **حبل المتین** معائنہ کرے مین نے اوسمین علاوہ اور دلائل کے بسند صحیح یہ ثابت کر دیا ہو کہ علقمہ نے حدّثنی ابی کہا ہو۔ اس حدیث کی نسبت حافظ قاسم بن قطلوبغا نے جو سخاوی وقسطلانی کے اوستاد ہین تخریج احادیث **اختیار** شرح مختار مین لکھا ہو هذا سند جید اور علامہ عابد سندی نے **طوالع الانوار** مین لکھا ہو رجالہ ثقات اور علامہ محمد ابو الطیب مدنی نے **شرح ترمذی** مین لکھا ہو وهذا حدیث قوی من حیث السند۔ مگر علامہ حیات سندی نے رسالہ **فتح الغفور** مین لکھا ہو کہ میری نظر سے جو نسخہ مصنف کا گذرا اوسمین یہ لفظ تحت السرۃ تھا ہی نہین۔ عجب نہین کہ جس نسخہ مین زیادت ہو سہو کاتب سے اثر نخعی کا ٹکڑا جو اسکے بعد ہو مندرج ہو گیا ہو۔ اسکا جواب یہ ہو کہ متعدد نسخون مین یہ زیادت پائی جاتی ہو۔ مختلف علمانے اسکو نقل کیا ہو۔ ملا حیات سندی کے شاگرد ملا قائم سندی نے فوز الکرام مین لکھا ہو هذه الزیادة فی اکثر النسخ صحیحة اور یہ بھی لکھا ہو ورایته یعنی فی نسخة صحیحة علیها الامارات المصححة **مؤلف** کہتا ہو کہ مدینہ طیبہ کے قبۂ محمودیہ مین جو مشہور کتبخانہ ہو اوسمین بھی مصنف کا نسخہ ہو اوسمین بھی یہ لفظ موجود ہی خلاصہ یہ کہ یہ زیادت اکثر نسخون مین موجود ہو رہا بعض نسخون مین نہونا اسکا باعث یہ ہو کہ مصنف کے نسخے مختلف الترتیب پائے جاتے ہین کسی نسخہ مین

یا تو بعض تلامذہ نے اس لفظ کو روایت ہی نہین کیا یا سہو کاتب سے یہ لفظ رہگیا دوایک لفظ کا کاتب سے سہوا چھوٹ جانا کچھ مستبعد نہین - بہرکیف یہ لفظ مصنف کے اکثر نسخون مین ضرور ہے اور مین اوپر لکھ چکا کہ اسکی سند بھی صحیح ہو مگر پھر بھی میرے نزدیک نفس حدیث صحیح نہین - اسمین بھی وہی دو علتین ہین جو ابن خزیمہ کی روایت مین ہین ایک یہ کہ لفظ تحت السرہ غیر محفوظ ہو وائل کی روایت کو اکثر ثقات نقل کرتے ہین مگر یہ زیادت نہین ثقہ کی زیادت قابل قبول ہو مگر کب کہ روایت ثقات کے مخالف نہو دوسرے یہ حدیث مضطرب ہو کیونکہ اس روایت مین تحت السرہ ہو اور صحیح ابن خزیمہ مین علی صدرہ اور مسند بزار مین عند صدرہ

دوسری روایت

ابو داوٗد نے روایت کی ہو حدثنا محمد بن محبوب ثنا حفص بن غیاث عن عبد الرحمن ابن اسحاق عن زیاد بن زید عن ابی جحیفۃ ان علیا رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف علی الکف تحت السرۃ یعنے ابو جحیفہ سے مروی ہو کہ علی نے کہا کہ سنت کف علی الکف زیر ناف رکھنا ہو یہ حدیث بعض نسخ ابی داوٗد مین نہین ہو مگر ابن داسہ وغیرہ کی روایت مین پائی جاتی ہو - حافظ مزی نے تحفۃ الاشراف فی معرفۃ الاطراف مین لکھا ہو ان حدیث من السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلاۃ تحت السرۃ اخرجہ ابو داوٗد عن محمد بن محبوب عن حفص بن غیاث عن عبد الرحمن بن اسحاق عن زیاد بن زید عن وہب بن عبد اللہ ابی جحیفۃ السوائی عن علی لکن ہذا الحدیث واقع فی روایۃ ابی سعید الاعرابی و ابن داسۃ و غیر واحد عن ابی داوٗد و لم یذکرہ ابو القاسم مولف کہتا ہو کہ ابو داوٗد کے علاوہ ابو بکر بن ابی شیبہ اور امام احمد اور دارقطنی اور بیہقی نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہو مگر کل کی روایت مین عبد الرحمن بن اسحاق کا واسطہ ہو - بیہقی نے کتاب المعرفۃ مین لکھا ہو تفرد بہ عبد الرحمن بن اسحاق الواسطی و ہو متروک اور امام نووی نے لکھا ہو ضعیف بالاتفاق میزان مین ہو ضعفوہ تہذیب التہذیب مین ہو قال ابو داوٗد سمعت احمد یضعفہ وقال ابو طالب عن احمد لیس بشئ منکر الحدیث وقال الدوری عن ابن معین ضعیف

لیس بشئ وقال ابن سعد ویعقوب بن سفیان وابوداؤد والنسائی وابن حبان ضعیف وقال النسائی لیس بالقوی وقال البخاری فیہ نظر وقال ابو زرعۃ لیس بالقوی وقال ابو حاتم ضعیف الحدیث منکر الحدیث یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ وقال ابن خزیمۃ لا یحتج بحدیثہ خلاصہ یہ کہ یہ اثر بھی ضعیف ہی **جامع الاصول** مین حافظ ابن اثیر نے لکھا ہو ان علیا قال السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلوۃ ویضعہما تحت السرۃ اخرجہ رزین نہین معلوم رزین نے کس سند سے اسکو روایت کیا ہو عجب نہین کہ انکی سند مین بھی عبدالرحمن بن اسحاق کا واسطہ ہو واللہ اعلم

تیسری روایت

ابوداؤد مین ہو حدثنا مسدد ثنا عبدالواحد بن زیاد عن عبدالرحمن بن اسحاق الکوفی عن سیار ابی الحکم عن ابی وائل قال قال ابو ہریرۃ اخذ الکف علی الکف فی الصلوۃ تحت السرۃ اس حدیث مین بھی وہی عبدالرحمن بن اسحاق کا واسطہ ہو اس حدیث کو حافظ ابن حزم نے محلی مین تعلیقا یون روایت کیا ہو وعن ابی ہریرۃ قال وضع الکف علی الکف فی الصلوۃ تحت السرۃ نہین معلوم انکو یہ روایت کس سند سے پونہچی تھی بہرکیف ابو ہریرہ کا یہ اثر بھی ضعیف ہو کیونکہ ابن حزم نے بلاسند روایت کی اور ابوداؤد نے بطریق عبدالرحمن بن اسحاق جنکی تضعیف اوپر گذر چکی۔

چوتھی روایت

حافظ ابن حزم نے محلی مین لکھا ہو عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت ثلاث من النبوۃ تعجیل الافطار وتاخیر السحور ووضع الید الیمنی علی الید الیسری فی الصلاۃ وعن انس مثلہ الا انہ قال من اخلاق النبوۃ وزاد تحت السرۃ یہ اثر بھی تعلیقا مروی ہو ہر چند علامہ ابن حزم محلی مین حدیثین مع الاسناد روایت کرتے ہین مگر افسوس کہ اثر ابو ہریرہ اور اثر انس کو جسمین لفظ تحت السرۃ ہو بحذف سند روایت کیا جسکی وجہ یہ دونون اثر ضعیف ہین

پانچوین روایت

ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین روایت کی ہو حدثنا وکیع عن ربیع عن ابی معشر عن ابراہیم

قال یضع یمینه علی شماله فی الصلوۃ تحت السرۃ یعنے ابو معشر کوفی سے مروی ہو کہ کہا ابراہیم نخعی نے کہ مصلی نماز مین دہنا ہاتھ بائین پر زیر ناف رکھے - اس اثر کے کل راوی ثقہ ہین مگر ربیع بن صبیح کہ مختلف فیہ ہین حافظ نے **تقریب** مین لکھا ہو صدوق سیئ الحفظ میزان مین کئی لوگون کی جرحین منقول ہین غرضکہ یہ روایت بھی لین سے خالی نہین -

چھٹی روایت

مصنف ابن ابی شیبہ مین ہو حدثنا یزید بن ہارون قال انا الحجاج بن حسان قال سمعت ابا مجلز او سالته قال قلت کیف اضع قال یضع باطن کف یمینه علی ظاہر کف شماله یجعلها اسفل من السرۃ یعنے حجاج بن حسان سے مروی ہو کہ مین نے ابو مجلز سے پوچھا کہ کیونکر ہاتھ باندھون کہا کہ دہنی ہتیلی کو بائین کف کے ظاہر پر رکھکر ناف کے نیچے - یہ اثر صحیح ہو اسکے کل راوی ثقہ ہین اسکو ابو داود نے بھی تعلیقاً یون روایت کیا ہو قال ابو مجلز تحت السرۃ

قول فیصل

بعد تحقیق و تنقید یہ ظاہر ہوتا ہی کہ ابو مجلز کے اثر کے سوا بقیہ احادیث و آثار جو محل وضع الیدین کے باب مین مروی ہین ضعف اسناد یا کسی علت سے خالی نہین - اور حق یہ ہو کہ اس باب مین امر واسع ہو سینے سے لیکر کمر تک ہاتھ رکھنا جائز ہی - امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے استر ہونے کے خیال سے عورتون کے لیے چھاتیون پر اور مردون کے لیے بلحاظ خشوع و خضوع یا بنظر سہولت زیر ناف ہاتھ باندھنے کو تجویز فرمایا ہی **بخاری شریف** مین مروی ہو عن سہل بن سعد قال کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنے علی ذراعه الیسری فی الصلوۃ یعنے لوگون کو کہا جاتا تھا کہ نماز مین دہنا ہاتھ بائین ذراع پر رکھا کرین - اور یہ ظاہر ہو کہ جب محل وضع بیان نہین کیا گیا تو مقصود یہ ہوگا کہ جہان بمقتضاے طبع آسانی ہاتھ باندھ سکتے ہون باندھین ناف سے جہانتک ابھر ہاتھ باندھے جائین گے تکلف اور دقت بڑھتی جائگی کیونکہ ہاتھون کا میلان طبعی جب ہوگا جانب اسفل ہوگا - اور چونکہ ہاتھون کی کہنیان زیر ناف کے محاذات تک پہونچتی ہین لہذا زیر ناف ہاتھ باندھنے مین سراسر سہولت ہو واللہ اعلم بالصواب تمام شد

تبيان التحقيق

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فيقول
الخادم للحديث النبوي **محمد بن علي** المكنى بابي الخير والمدعو **بظهير احسن** النيموي ان كتابي
آثار السنن من ابكار المنن الذي الفته في آثار هذا الاعصار واضعه من الاحاديث والآثار مع تحقيق الروايات
وتنقيد الاسانيد منتقيا من الكتب الحديثية كالسنن والمعاجم والمسانيد وفقني الله سبحانه لاتمامه وجعله
مقبولا بين الانام فتم لي من كتاب الطهارة الى آخر ابواب الصلوة واسلوبه كبلوغ المرام والمشكوة وعلقت عليه
تعليقا حسنا وشرحته شرحا مستحسنا مسميا **بالتعليق الحسن على آثار السنن** وقد تفردت في
مواضع من هذا التعليق بتحقيقات عجيبة وفوائد غريبة خلت عنها زبر المحدثين ولم يظفر بها احد من المتقدمين
والمتاخرين وسنذكر لك بعضا منها حتى ياتيك اليقين ويكون تبصرة لك ولسائر الناظرين **فمنها** ما روي
عن وائل بن حجر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضع يده اليمنى على يده اليسرى على صدره اخرجه
ابن خزيمة وقد اغتر بهذا الخبر كثير من الناس وزعموه صحيحا واني بعون الله عز وجل اطلعت على ما فيه
من العلل وقد بينته في رسالتي **الدرة الغرة** في وضع اليدين على الصدر وتحت السرة فعليك ان
ترجع اليها - **ومنها** ما روي من طريق محمد بن اسحاق عن مكحول عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت
قال كنا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاة الفجر فقرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم
فثقلت عليه القراءة فلما فرغ قال لعلكم تقرؤن خلف امامكم قلنا نعم هذا يا رسول الله قال لا تفعلوا الا
بفاتحة الكتاب فانه لا صلوة لمن لم يقرأ بها رواه ابو داود وآخرون ولما كان هذا الخبر عن
سيد الانام نصا في القراءة خلف الامام تمسك فيه غير واحد من المالكية واصحابنا الكرام اراد ان

يبينوا ما فيه من العلل والاسقام ولكنهم لم يعللوه الا بابن اسحاق والانصاف ان كل ما اوردوا عليه
مدفوع عند المهرة والحذاق والعمدة فيما جرحوا عليه انه صاحب التدليس فيجاب عنه بان المدلس اذا صرح
بالتحديث لا تبقى مظنة التدليس وهو مصرح في بعض رواياته بقوله حدثني كما هو عند البيهقي والدارقطني مع ذلك
تابعه زيد بن واقد فيشد بعضد الخبر ويعتضد واني بعون الله تعالى وصونه قد ظفرت بعلة لم يسبق اليها ذهن
احد من المتقدمين فضلا عن المتاخرين وهي ان مكحولا الذي رواه عنه محمد بن اسحق ايضا من المدلسين **فقلت**
في التعليق الحسن قال العلامة برهان الدين الحلبي في كتابه التبيين لاسماء المدلسين مكحول الدمشقي ذكره ابن
حبان في ثقاته ولفظه ربما دلس انتهى وهو مشهور بالارسال عن جماعة لم يلقهم انتهى كلامه وقال الحافظ الذهبي
في ميزانه هو صاحب تدليس انتهى فاذا ثبت انه من المدلسين كيف يحتج بعنعنته وهو يروي هذا الخبر تارة
عن عبادة بن الصامت وهو مرسل جدا وتارة عن محمود بن الربيع عن عبادة وتارة عن نافع
ابن محمود الذي يقال ابن ربيعة وهو رجل مستور وحديثه معلل عن عبادة وتارة عن محمود عن ابي نعيم
عن عبادة كما هو عند الدارقطني ولا يتابع عليه الا من طريق لا يخلو عن شيء والتحقيق ان جملة الاستثناء ليست
بمحفوظة ولعلها مدرجة من بعض الرواة ويؤيده ما رواه الشيخان عن الزهري عن محمود بن الربيع عن عبادة في
في هذا الباب **ومنها** ما روي عن محمد بن ابي عائشة عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لعلكم تقرؤن والامام يقرأ قالوا انا لنفعل قال لا الا ان يقرأ احدكم بفاتحة الكتاب رواه احمد في
مسنده والبخاري في جزء القراءة والبيهقي في المعرفة وقال هذا اسناد صحيح وقال الحافظ في التلخيص الحبير اسناده حسن
قلت الصحابة كلهم وان كانوا عدولا بالاتفاق بين اهل الحديث لكن محمد بن ابي عائشة وهو من الطبقة الرابعة التي جل رواياتهم
عن كبار التابعين رواه عن رجل من الصحابة معنعنا ولم يصرح بالسماع والتحديث ولم يذكر اسمه حتى يظهر انه
ادرك ايامه او لا ويكشف الحال فلا يخلو اسناده عن مظنة الارسال فيا من له بصيرة في هذا الفن كيف يقال ان اسناده صحيح
او حسن **ومنها** ما روي عن وائل بن حجر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قرأ ولا الضالين
قال آمين ورفع بها صوته رواه ابو داود وآخرون وصححه غير واحد من الحفاظ وهو عندي حديث مضطرب
قلت في التعليق الحسن وجه الاضطراب انه روي عن وائل بن حجر من طريق سفيان ان النبي

صلی اللہ علیہ وسلم قال امین ورفع بہا صوتہ او مثل ذلک من طریق شعبۃ اخفی بہا صوتہ او مثل ذلک
فالطریقان تدلان بظاہرہما علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یقلہا الا مرۃ واحدۃ ولم یضم معہا کلمۃ
اخری وقد جاء فی روایۃ عند الطبرانی عنہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل فی الصلوۃ فلما فرغ
من فاتحۃ الکتاب قال امین ثلاث مرات انتہی قال العلامۃ الہیثمی فی مجمع الزوائد ورجالہ ثقات وقال
علی القاری فی المرقاۃ وروی الطبرانی بسند لا باس بہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قال ولا الضالین قال
رب اغفرلی امین انتہی وقال الہیثمی فی مجمع الزوائد عن وائل بن حجر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حین قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال رب اغفرلی امین قلت رواہ ابن ماجۃ خلا قولہ رب اغفرلی
امین رواہ الطبرانی وفیہ احمد بن عبد الجبار العطاردی وثقہ الدارقطنی واثنی علیہ ابو کریب وضعفہ جماعۃ
وقال ابن عدی لم ار لہ حدیثا منکرا انتہی کلامہ فہذہ الاختلافات فی حدیث وائل تدل علی اضطرابہ
ولعل الامام البخاری مع شدۃ حرصہ علی اثبات الجہر وصاحبہ مسلم لم یخرجاہ فی صحیحیہما لہذہ العلۃ واللہ اعلم
بالصواب وہذا الحدیث وان کان عند غیر واحد من المحدثین صحیحا وکان ظنی بہ کذلک فی سابق الزمان وقفت
معتمدا علی صحتہ بین حدیث الرفع والخفض فی بعض التالیفات ولکنی لما اطلعت علی ہذہ الاختلافات رجعت عنہ
وجزمت بانہ مضطرب جدا فاجعلہ منک علی ذکر فان ہذہ فائدۃ لا تجدہا فی غیر ہذا الکتاب والحمد للہ الذی الہمنی
الصدق والصواب **وقد بان** بذلک ^{ای لا تنسہ} ان حدیث الخفض ایضا لا یخلو عن علۃ الاضطراب واما اسنادہ
فصحیح **فان قلت** کیف یکون سندہ صحیحا وقد قال الترمذی سمعت محمدا یقول حدیث سفیان اصح
من حدیث شعبۃ فی ہذا واخطا شعبۃ فی مواضع من ہذا الحدیث فقال عن حجر ابی العنبس انما ہو حجر بن عنبس ویکنی
ابا السکن وزاد فیہ علقمۃ بن وائل ولیس فیہ عن علقمۃ وانما ہو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر وقال خفض بہا
صوتہ وانما ہو مد بہا صوتہ انتہی وقال الزیلعی فی نصب الرایۃ وتبعہ ابن الہمام فی فتح القدیر واعلم ان فی الحدیث
علۃ اخری ذکرہا الترمذی فی علل الکبیر فقال سالت محمد بن اسمعیل ہل سمع علقمۃ من ابیہ فقال انہ ولد بعد موت
ابیہ بستۃ اشہر انتہی **قلت** ان ہذہ العلل التی بینہا البخاری کلہا مدفوعۃ اما قولہ ان حجرا ہو ابن عنبس
ولیس بابی العنبس فلیس بصواب لان اسم ابیہ عنبس وکنیتہ کاسم ابیہ ابو العنبس ولا مانع ان یکون لہ کنیۃ

آخر هي ابو السكن وبهذا جزم ابن حبان في كتاب الثقات حيث قال حجر بن عنبس ابو السكن الكوفي وهو الذي
يقال له حجر ابو العنبس يروي عن علي ووائل بن حجر روى عنه سلمة بن كهيل انتهى كلامه **قلت** وقد تابعه الثوري
في ابي العنبس **اخرج** ابو داود في باب التامين حدثنا محمد بن كثير انا سفيان عن سلمة بن كهيل عن حجر ابي العنبس
الحضرمي الحديث وقال البيهقي في سننه الكبير واما قوله حجر ابي العنبس فكذلك ذكره محمد بن كثير عن الثوري انتهى
و**اخرج** الدارقطني في سننه في باب التامين حدثنا عبد الله بن داود السجستاني حدثنا عبد الله بن سعيد
الكندي ثنا وكيع والمحاربي قالا حدثنا سفيان عن سلمة بن كهيل عن حجر ابي العنبس وهو ابن عنبس الحديث فثبت
ان شعبة ليس بمتفرد بابي العنبس بل ذكره محمد بن كثير ووكيع والمحاربي عن سفيان الثوري ايضا واما قوله ليس فيه
عن علقمة فقد تبين في بعض الروايات ان حجرا سمعه من علقمة وقد سمعه من وائل نفسه **اخرج** احمد في مسنده
حدثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سلمة بن كهيل عن حجر ابي العنبس قال سمعت علقمة بن وائل يحدث عن وائل
وسمعت من وائل قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث و**اخرج** ابو داود الطيالسي في مسنده
حدثنا شعبة قال اخبرني سلمة بن كهيل قال سمعت حجرا ابا العنبس قال سمعت علقمة بن وائل يحدث عن وائل
وقد سمعت من وائل انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قرا غير المغضوب عليهم ولا الضالين
قال امين خفض بها صوته ووضع يده اليمنى على يده اليسرى وسلم عن يمينه وعن يساره و**اخرج** ابو مسلم الكجي
في سننه حدثنا عمرو بن مرزوق ثنا شعبة عن سلمة بن كهيل عن حجر عن علقمة بن وائل وقد سمعه حجر من وائل
قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فهذه الروايات دلت على ان زيادة علقمة ليست بوهم بل هي
صحيحة كما ان حجر بن عنبس عن وائل صحيح بغير واسطة واما الاختلاف بين شعبة والثوري في الرفع والخفض
فالتوفيق بينهما ممكن بان المراد بالرفع رفع الصوت بحيث سمعه من كان قريبا من النبي صلى الله عليه وسلم
وبالخفض انه لم يجهر بها كالتكبير والتسميع على ان هذا الاختلاف لا يقدح في صحة الاسناد واما علة الانقطاع فسخيفة
جدا لان سماع علقمة من ابيه ثابت باسناد صحيح **اخرج** النسائي في باب رفع اليدين عند الرفع من الركوع
اخبرنا سويد بن نصر اخبرنا عبد الله بن المبارك عن قيس بن سليم العنبري حدثني علقمة بن وائل حدثني ابي
فذكر الحديث و**اخرج** البخاري في جزء رفع اليدين حدثنا ابو نعيم الفضل بن دكين انبانا قيس بن سليم

العنبري قال سمعت علقمة بن وائل بن حجر حدثني ابي فذكر الحديث فقوله حدثني ابي يدل على سماعه من ابيه
وقد قال الترمذي في كتاب الحدود من جامعه علقمة بن وائل بن حجر سمع من ابيه وهو اكبر من عبد الجبار
ابن وائل وعبد الجبار بن وائل لم يسمع من ابيه انتهى واما ما قال من انه ولد بعد موت ابيه فيعارض بما قال
الترمذي في كتاب الحدود وسمعت محمدا يقول عبد الجبار بن وائل بن حجر لم يسمع من ابيه ولا ادركه يقال انه ولد
بعد موت ابيه باشهر انتهى وبما قال ابن حجر في تهذيب التهذيب قال ابو داود عن ابن معين مات ابوه وهو
اي عبد الجبار حمل انتهى وبما قال السمعاني في انسابه ابو محمد عبد الجبار بن وائل بن حجر الكندي يروي عن امه
وعن ابيه وهو اخو علقمة ومن زعم انه سمع اباه فقد وهم لان وائل بن حجر مات وامه حامل به ووضعته بعده بستة
اشهر انتهى فهذه العبارات تدل على ان الذي ولد بعد موت ابيه وائل بن حجر هو عبد الجبار لا علقمة قلت
وفي ولادته بعد موت ابيه ايضا نظر لانه روى عن محمد بن جحادة عن عبد الجبار انه قال كنت غلاما لا اعقل صلوة
ابي فحدثني وائل بن علقمة عن ابي وائل بن حجر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث اخرجه
ابو داود في باب رفع اليدين والطحاوي في معاني الآثار فهذا الخبر يدل على انه ولد في حياة ابيه لكنه كان
صغيرا واما قول من قال ان القائل كنت غلاما لا اعقل صلوة ابي هو علقمة بن وائل لا اخوه عبد الجبار فليس
ببعيد بل هو باطل كيف وقد صرح محمد بن جحادة باسم شيخه عبد الجبار لا علقمة على ان علقمة كيف يقول فحدثني
وائل بن علقمة وقد قال الحافظ في التقريب صوابه علقمة بن وائل اي حدث علقمة عن ابنه كما هو الظاهر او عن
نفسه كما يظهر من تصويب الحافظ فالحق ان القائل لهذا القول عبد الجبار وهو يروي عن ابن اخيه وائل بن علقمة
او عن علقمة فثبت بذلك التحقيق ان عبد الجبار مع كونه اصغر من علقمة ولد في حياة ابيه ولكنه كان صغيرا ولما
كان علقمة اكبر منه واخاه العيني كيف يتصور انه ولد بعد موت ابيه بل الحق انه ادركه وسمع منه كما يشهد بذلك
قوله حدثني ابي وقد نص به الترمذي كما مر فحينئذ يظهر ضعف ما قال الحافظ ابن حجر في التقريب مقلد الغير علقمة
ابن وائل بن حجر بضم المهملة وسكون الجيم الحضرمي الكوفي صدوق الا انه لم يسمع من ابيه انتهى والعجب منه
انه قال ههنا ما قال واورد في رسالته بلوغ المرام في باب صفة الصلوة حديثا وهو من طريق علقمة بن وائل
ثم قال رواه ابو داود باسناد صحيح ولا يبعد ان يقال انه رجع عن قوله بالارسال الى ما هو الصواب والله اعلم

لتحقيقا لحال واليه المرجع والمآب وقد بسطت الكلام في هذا المقام في رسالتي المسماة **بالحبل المتين**
في الاخفاء بامين فان شئت التوضيح فارجع اليها **ومنها** ما روي في السهو عن ابي هريرة في قصة ذي اليدين
وهي مشهورة بين المحدثين وهذه الرواية وان كانت في الصحيحين ولكنها عندي مضطربة بوجوه **قلت**
في التعليق الحسن منها في الوقت ففي رواية للشيخين صلى بنا ركعتين من صلوة الظهر وفي لفظ لهما صلوة العصر ومنها
في تعداد الركعة ففي اكثر الروايات قال صلى ركعتين ثم سلم وفي رواية عن عمران بن حصين سلم في ثلث ركعات
ومنها في موقف النبي صلى الله عليه وسلم بعد السلام ففي رواية انه قام الى خشبة في مقدم المسجد فوضع يده
عليها وفي رواية عن عمران انه مضى الى حجرته ومنها في سجدتي السهو ففي بعض الروايات ركع ركعتين اخريين ثم انصرف ولم يسجد سجدتي
السهو وفي بعضها سجد سجدتي السهو بعد سلام **فانظر** الى هذه الاختلافات التي وقعت في قصة ذي اليدين الحكيم لطبع
السليم باختلاف الواقعات وصدور السهو في ازمنة مختلفة مرة بعد اخرى وفي كلها السائل ذو اليدين وما قال
النووي نقلا عن المحققين في رواية صلوة الظهر والعصر انهما قضيتان وفي رواية عمران بن حصين هي قضية
ثالثة فهذا قول لا يرتضيه الناظر ولا يطمئن به الخاطر نعم لو كان السائل في بعضها ذا اليدين وفي بعضها الآخر غيره
لاستقام الجواب وقد كان ابن سيرين يرى التوحيد بين حديث ابي هريرة وحديث عمران لانه قال
في آخر حديث ابي هريرة نبئت ان عمران بن حصين قال ثم سلم وذهب الحافظ ابن حجر ايضا
الى التوحيد بينهما وقال هو الراجح عندي وان كان ابن خزيمة ومن تبعه جنحوا الى التعدد انتهى **ثم اعلم**
انهم زعموا ان قصة ذي اليدين كانت بعد ما نسخ الكلام في الصلوة لان ابا هريرة قد حضرها يدل عليه
قوله صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان اسلامه عام خيبر سنة سبع من الهجرة ونسخ الكلام
كان قبل ذلك **ويجاب** عنه بان الزهري روى ذا الشمالين مقام ذا اليدين فكان كلاهما واحدا
ويؤيده ما قال ابن سعد في طبقاته ذو اليدين ويقال ذو الشمالين اسمه عمير بن عمرو بن نضلة من
خزاعة انتهى وما **قال** المبرد في كتابه الكامل ذو اليدين هو ذو الشمالين كان يسمى بهما جميعا انتهى
واتفق اهل الحديث والسير كابن اسحق وغيره ان ذا الشمالين قتل ببدر فلا يمكن ان يشهد ابو هريرة
في قصته لانه انما اسلم بعده بخمس سنين **قال** ابن حبان في صحيحه في النوع السابع عشر من القسم

الخامس بعد ما اخرج حدیث ذی الیدین قال الزہری کان ہذا قبل بدر ثم استحکمت الامور انتہی **ویویدہ**
ما اخرج الطحاوی فی معانی الآثار حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سعید ابن ابی مریم قال انا اللیث بن سعد
قال حدثنی عبد اللہ بن وہب عن عبد اللہ العمری عن نافع عن ابن عمر انہ ذکر لہ حدیث ذی الیدین فقال
کان اسلام ابی ہریرۃ بعد ما قتل ذو الیدین انتہی **قال** النیموی کلہم ثقات الا العمری فاختلف فیہ وہو من
رجال مسلم وقال الدارمی قلت لابن معین کیف حالہ فی نافع قال صالح ثقۃ انتہی فثبت بہذہ الاقوال ان
ابا ہریرۃ لم یحضر فی قصۃ ذی الیدین جدا **فان قلت** قال البیہقی فی کتاب المعرفۃ ما ملخصہ ان الزہری
وہم فی قولہ ذو الشمالین وانما ہو ذو الیدین وذو الشمالین تقدم موتہ فی من قتل ببدر وذو الیدین بقی بعد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فیما یقال انتہی **وقال** ابن عبد البر فی التمہید واما قول الزہری فی حدیث السہو انہ ذو
ذو الشمالین فلم یتابع علیہ انتہی **وقال** السہیلی فی الروض الانف روی الزہری حدیث التسلیم
من الرکعتین وقال فیہ فقام ذو الشمالین رجل من بنی زہرۃ فقال اقصرت الصلوۃ ام نسیت فقال
علیہ السلام اصدق ذو الیدین لم یروہ احد ہکذا الا الزہری وہو غلط عند اہل الحدیث وانما ہو ذو الیدین
السلمی واسمہ الخرباق وذو الشمالین قتل ببدر والحدیث شہدہ ابو ہریرۃ وکان اسلامہ بعد بدر بسنین
ومات ذو الیدین السلمی فی خلافۃ معویۃ وروی ہذا الحدیث عنہ ابنہ مطیر بن الخرباق ورواہ عن مطیر شعیب
بن مطیر ولما رای المبرد حدیث الزہری قال ذو الیدین ہو ذو الشمالین کان یسمی بہما جمیعا ذکرہ فی آخر کتابہ
الکامل وجہل ما قالہ اہل الحدیث والسیر انتہی **وقال** الحافظ ابن حجر فی فتح الباری اتفق ائمۃ الحدیث
کما نقلہ ابن عبد البر وغیرہ علی ان الزہری وہم فی ذلک الی ان قال وقد اتفق معظم اہل الحدیث من
المصنفین وغیرہم علی ان ذا الشمالین غیر ذی الیدین ونص علی ذلک الشافعی رحمہ اللہ فی اختلاف
الحدیث انتہی ثم قال بعد ورقتین وقد تقدم ان الصواب التفرقۃ بین ذی الیدین وذی الشمالین
انتہی **قلت** یا للعجب کیف ینسبون الوہم الی الزہری ویزعمون انہ متفرد بذکر ذی الشمالین وقد تابعہ
فی ذلک عمران بن ابی انس عن ابی سلمۃ **اخرج** النسائی فی سننہ اخبرنا عیسی بن حماد قال حدثنا
اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عمران بن ابی انس عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلے یونا فسلم فی رکعتین ثم انصرف فادرکہ ذو الشمالین فقال یا رسول اللہ انقصت
الصلوة ام نسیت فقال لم تنقص ولم انس قال بلی والذی بعثک بالحق قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اصدق ذو الیدین قالوا نعم فصلے بالناس رکعتین انتہی وہذا
اسناد صحیح **و اخرج** الطحاوی فی معانی الآثار حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب بن اللیث
قال ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عمران بن ابی انس عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ
فذکر نحوہ وہذا ایضا سندہٗ صحیح۔ فبطل بذلک قول الذین زعموا ان ذا الشمالین لم یذکرہ احد
فی ہذہ الروایۃ الا الزہری **و اما** ما قال ابو ہریرۃ فی روایۃ صلے بنا فحملہ الطحاوی علے المجاز
وقال وانما قول ابی ہریرۃ عندنا صلے بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی بالمسلمین
وہذا جائز فی اللغۃ ثم استشہد علیہ بقول النزال قال لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
وہو لم یدرکہ وبقول طاؤس قدم علینا معاذ بن جبل وہو لم یحضرہ وبقول الحسن خطبنا عتبۃ بن
غزوان وہو لم یشہدہ انما یریدون بذلک قومہم واہل بلدتہم فکذلک قول ابی ہریرۃ فی حدیث
ذی الیدین صلے بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما یرید صلی بالمسلمین **و اعترض علیہ**
البیہقی فی کتاب المعرفۃ بان ہذا ترک الظاہر علے انہ رواہ یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن
ابی ہریرۃ قال بینا انا اصلے مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یخبر فی ہذا القول
معناہ صلے بالمسلمین انتہی ملخصا **و قال** الحافظ بن حجر فی الفتح ویدفع المجاز الذی ارتکبہ الطحاوی
ما رواہ مسلم واحمد وغیرہما من طریق یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ فی ہذا الحدیث عن ابی ہریرۃ
بلفظ بینا انا اصلے مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انتہی **قلت** لم یترک الظاہر
الا بالقرینۃ الصارفۃ ولیس بہ باس و اما قولہ بینا انا اصلے فلیس بمحفوظ ولعلہ نقل بالمعنی
وہذا الحدیث رواہ مسلم من خمس طرق فلفظہ فی طریقین صلے بنا و فی طریق صلی لنا و فی طریق
ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلے رکعتین و فی طریق بینا انا اصلے مع رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تفرد بہ یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ وخالف اصحاب ابی سلمۃ

وابی ہریرۃ کلہم ولا یتابع علیہ فکیف یقبل ان ابا ہریرۃ قال فی ہذا الخبر بینا انا اصلی

فخلاصۃ الکلام

ان مازعمہ البیہقی وابن عبدالبر ومن تبعہما ان اسلام ابی ہریرۃ

کان قبل قصۃ ذی الیدین فضعیف جدا ویکفیک ما روی

فی الباب عن ابن عمر وہو من مشاہیر الصحابۃ وعن

الزہری وہو احد ارکان الحدیث

وعن متابعۃ عمران بن ابی انس

وماذکرہ ابن سعد فی

الطبقات وابن اسحاق

فی المغازی

والمبرد فی الکامل فافہم فان ہذا المقام من مزال الاقدام ولنختم الکلام

بحمد اللہ الملک العزیز العلام